Scanned with CamScanner

www.paksociety.com

"بھئی واہ مزا آگیا۔ بہت لاجواب قیمہ بھرے کریلے بنائے ہیں تم نے فارینہ بیٹے۔ یہ لو تمہارا انعام۔"

تایا جان نے کھانے کے بعد نہ صرف کھانے کی بے ساختہ تعریف کی بلکہ سو سو کے دو نوٹ بھی فارینہ کی جانب بڑھا دیے۔

"تھینک یو تایا جان۔" خوشی سے اس کا چہرہ دمک اٹھا تھا۔

"واہ بابا یہ تو کوئی بات نہ ہوئی۔ گرم ترین دوپہر میں قصائی کے سر پر کھڑے ہو کر قیمہ نکلوایا میں نے۔ سبزی کل خالہ جان خرید کر لائیں۔ کریلے چھیلے امی نے ان محترمہ نے تو صرف ہانڈی میں ڈوئی چلائی ہے

محض بڑبڑا کر رہ گیا تھا لیکن ماں کی بات سے بانگ دہل اختلاف کرنا بھی ممکن نہ تھا۔ اس گھر میں فارینہ کا ووٹ بینک بہت مضبوط تھا۔ سب اس کے حمایتی تھے اور وہ سب کی چہیتی تھی۔

خیر کم پیاری تو وہ غازی کو بھی نہ تھی بلکہ وہ اس کا پہلا اور آخری پیار تھی۔ غیر اعلانیہ منگیتر اور اکلوتی چچا زاد پلس خالا زاد کزن۔ ان تمام حوالوں سے ہی وہ اسے بہت عزیز تھی۔ لیکن یہ بھی حقیقت تھی کہ اسے چڑائے بنا اور چھیڑ چھاڑ کیے بغیر غازی کا کھانا ہی ہضم نہ ہوتا تھا۔ فارینہ کون سا اس سے دبتی تھی غازی کی ہر بات کا دوبدو جواب دینا اس نے خود پر فرض کر رکھا تھا

راشدہ رفعت

www.novelsjahan.com

اور انعام کی حق دار بھی یہ ہی قرار پائیں۔" غازی نے نقطۂ اعتراض بلند کیا دستر خوان کے گرد بیٹھے سب نفوس مسکرا دیے۔

فارینہ اور غازی کی نوک جھونک اس گھر کی معمول کی کارروائی تھی لیکن خلاف توقع آج فارینہ کے بجائے خالا جان کی طرف سے جواب آیا تھا۔

"آج تو بچی نے پکا لیا اور سب نے کھا لیا لیکن اب ایک مہینے تک کوئی قیمہ بھرے کریلے کا نام بھی مت لے۔ رمضان المبارک میں اتنی محنت طلب چیزیں نہیں بنائی جائیں گی۔ فرمائشیں کرتے وقت یہ بات سب کے ذہن میں رہے۔" انہوں نے دو ٹوک انداز میں سب کو باور کروایا تھا۔

"یہ بھی خوب رہی۔" غازی ماں کی بات سن کر

۔بڑوں کے سامنے بس ذرا لحاظ کر جاتی تھی اور گھر کے سب بڑے دونوں کی نوک جھونک سے خوب لطف اٹھاتے اور زیر لب مسکرائے جاتے۔

جہانگیر منزل میں دو کنبے آباد تھے۔ عابد جہانگیر جو مرحوم جہانگیر حسن کے بڑے صاحبزادے تھے اور خالد جہانگیر جو جہانگیر صاحب کے چھوٹے بیٹے تھے۔ دونوں بیٹوں کے خاندانوں میں مثالی ہم آہنگی کی ایک بڑی وجہ یہ بھی تھی کہ نصرت بیگم اور ندرت بیگم سگی بہنیں تھیں۔ نصرت بیگم اور عابد صاحب کو خدا نے تین بیٹوں سے نوازا تھا۔ ولید، غازی اور سب سے چھوٹا اسامہ، جبکہ ندرت اور خالد کے دو ہی بچے تھے فارینہ اور مبشر۔ یوں فارینہ کو دونوں گھروں کی اکلوتی لڑکی ہونے کا شرف حاصل تھا۔ وہ ماں، باپ کی تو لاڈلی تھی

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY
Scanned with CamScanner

www.paksociety.com

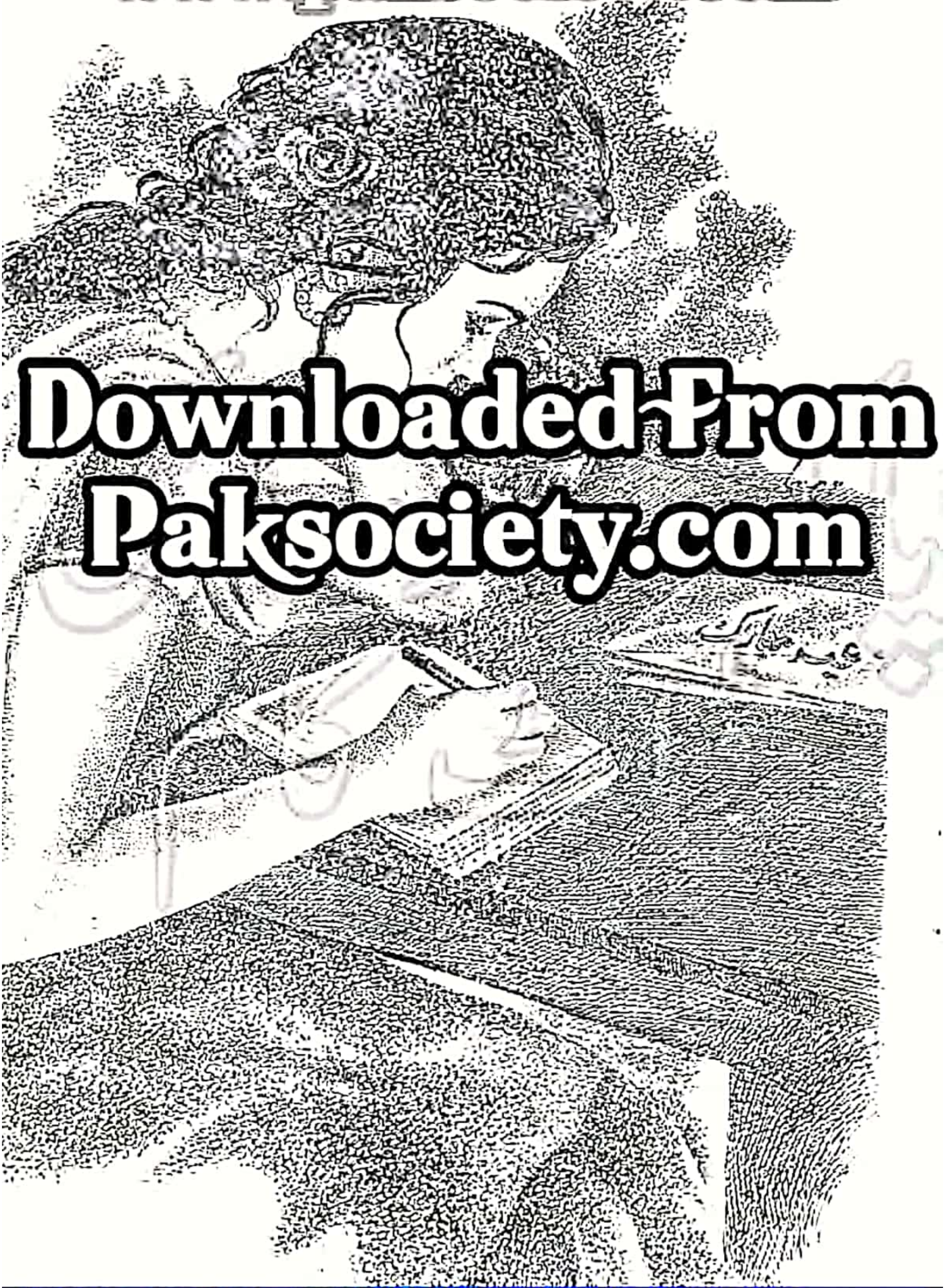

Downloaded From
Paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 | f PAKSOCIETY

Scanned with CamScanner

www.paksociety.com

ہی۔ تایا تائی بھی اس پر جان چھڑکتے تھے۔

ولید بڑے بھائیوں کی طرح اس کے خوب لاڈ اٹھاتا تو مبشر اور اسامہ کا فارینہ آپی کے بنا ہر کھیل ادھورا رہتا۔ غازی کے خیال میں اگر وہ بھی سب کی طرح فارینہ کے آگے پیچھے پھرنے لگتا تو فارینہ کا دماغ ساتویں آسمان پر ہی جا پہنچتا۔ بس اسی لیے وہ فارینہ کو تنگ کرنے کا کوئی موقعہ ہاتھ سے نہ جانے دیتا۔

☆ ☆ ☆

"فری' یار میری شرٹ تو پریس کر دو۔" وہ اپنا فیورٹ ڈرامہ دیکھنے کے لیے لاؤنج میں آکر بیٹھی ہی تھی کہ بوتل کے جن کی طرح غازی صاحب نمودار ہو گئے۔

"غازی پلیز ابھی کچن سے نکلی ہوں' تھوڑی دیر پسینہ تو سکھانے دو۔" ندرت بیگم پاس بیٹھی تھیں اس لیے فارینہ منہ پھاڑ کر انکار نہ کر سکی۔

"اچھا ٹھیک ہے کوئی مسئلہ نہیں' میں خود کر لیتا ہوں۔" بے حد نرمی سے اسے مخاطب کر کے وہ شرٹ لیے واپس پلٹ گیا تھا۔ استری اسٹینڈ کے پاس پہنچا ہی تھا کہ حسب توقع دانت کچکچاتی ہوئی فارینہ بھی آگئی۔

"تم اتنے گھنے' میسنے کیوں ہو غازی؟ جب دیکھ لیتے ہو نا کہ امی میرے پاس بیٹھی ہیں جب ہی کوئی کام کہتے ہو اور کہنے کا انداز بھی اتنا معصومانہ اور شریفانہ ہوتا ہے کہ آگے سے کوئی انکار کر ہی نہ سکے۔" اس نے غازی کے ہاتھ سے شرٹ چھینی تھی۔

"ہاں' لیکن تم نے تو انکار کر دیا تھا نا۔" اسی معصومانہ سے انداز میں فارینہ کو یاد دلایا۔

"انکار کے بعد امی کا گھورنا اسٹارٹ ہو گیا تھا اور امی کے گھورنے پر بھی میں ٹس سے مس نہ ہوتی تو پھر وہ لمبا چوڑا لیکچر ملنا تھا نا مجھے کہ ڈرامہ ختم ہو جاتا امی کا لیکچر ختم نہ ہوتا۔" وہ خفگی سے کہتے ہوئے شرٹ پریس کرنے لگی۔ غازی کے لبوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

"بہت بد حرام ہو تم غازی۔ ذرا سا کام بھی نہیں ہوتا تم سے۔ کپڑے پریس کرنا کوئی ایسا مشکل آرٹ بھی نہیں جو تم سیکھ ہی نہ سکو۔ بس مجھے تنگ کرنے کے بہانے ہیں۔" فارینہ کی بڑبڑاہٹ ہنوز جاری تھی۔

"سیکھ لوں گا یار۔ پرامس شادی کے بعد خود کپڑے پریس کیا کروں گا۔" غازی مسکراہٹ دباتے ہوئے بڑی سنجیدگی سے مخاطب ہوا تھا۔

"ہاں' ہونے والی بیوی کا ابھی سے اتنا خیال' اسے آرام پہنچاؤ گے تو میرا کیا قصور ہے۔" حسب توقع فارینہ چراغ پا ہو گئی تھی۔ اپنے بڑوں کی جس "کمٹمنٹ" سے غازی برسوں سے آگاہ تھا فارینہ اس سے قطعی لاعلم تھی۔ غازی کی اکثر ذو معنی باتیں اس کے سر پر سے گزر جاتی تھیں اور وہ ان باتوں کے ایسے مزے وار جواب دیتی تھی کہ غازی دیر تک سر دھنتا تھا۔

"فارینہ' کیا کر رہی ہو گڑیا۔" اتنے میں ولید بھائی اسے ڈھونڈتے ہوئے آنکلے تھے۔

"غازی کی شرٹ پریس کر رہی ہوں ولید بھائی بلکہ یہ تو پریس ہو ہی گئی آپ نے بھی کچھ پریس کروانا ہے تو دے دیجیے۔" اس نے غازی کو شرٹ تھما کر بہت تمیز سے ولید بھائی کو مخاطب کیا۔

"بس میرے کام کرتے ہوئے ہی تمہیں نخرے سوجھتے ہیں۔" غازی نے اسے گھورا تھا۔

"تو تم باتیں بھی تو ایسی کرتے ہو۔ پتا ہے ولید بھائی' آپ کے آنے سے چند سیکنڈ قبل یہ موصوف فرما رہے تھے کہ شادی کے بعد خود کپڑے پریس کیا کروں گا۔ میرا دماغ تو گھومنا ہی تھا نا۔ جو بیوی ابھی آئی نہیں اس کا اتنا خیال اور مجھے ہر وقت اپنے کاموں میں....." اس کے شکوے دوبارہ اسٹارٹ ہو چکے تھے۔ غازی بری طرح گڑبڑایا تھا اور ولید بھائی نے بہت مشکل سے اپنی مسکراہٹ ضبط کی تھی۔

"دیکھ لیجیے گا ولید بھائی یہ جو آپ کا بھائی ہے نا' پکا

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 | f PAKSOCIETY
Scanned with CamScanner

www.paksociety.com

زن مرید ثابت ہو گا۔" فارینہ نے بہت وثوق سے پیش گوئی بھی کر ڈالی تھی۔

"غلط فہمی ہے تمہاری۔" غازی اسے کھا جانے والی نگاہوں سے گھورتا ہوا وہاں سے چلا گیا تھا۔ فارینہ سے کیا بعید تھا وہ ولید بھائی کے سامنے مزید کیا گوہر افشانیاں کر ڈالے۔

"اچھا چھوڑو گڑیا یہ بتاؤ پھوپھو کی طرف جانا ہے کیا۔ ابھی کچھ دن پہلے تم کہہ رہی تھیں نا کہ عفرہ سے کوئی کام ہے تمہیں۔ میں اپنے ایک دوست سے ملنے اسی سائیڈ پر جا رہا ہوں تم کہتی ہو تو تمہیں عاکفہ پھوپھو کی طرف چھوڑ دوں گا اور واپسی پر پک کر لوں گا۔" ولید نے اس کا پروگرام پوچھا تھا۔

"جی، جی بالکل ولید بھائی پھوپھو کی طرف تو مجھے جانا ہی ہے۔ ایک تو ان سے ملے اتنے دن ہو گئے ہیں پھر عفرہ آپی سے اکنامکس کا ایک ٹاپک بھی سمجھنا تھا۔ میں امی سے پوچھ لوں پھر تیار ہونے میں تو مجھے پانچ منٹ ہی لگیں گے آپ بس تھوڑا سا ویٹ کر لیں۔" فارینہ کے کہنے پر ولید اثبات میں سر ہلاتا ہوا واپس پلٹ گیا۔ وہ فٹ امی سے اجازت لینے بھاگی۔

"کوئی ضرورت نہیں ہے پھوپھو کے گھر جانے کی ہر ہفتہ، دس دن بعد وہاں جانے کے لیے کوئی نہ کوئی بہانہ گھڑ لیتی ہو، جانے وہاں جا کر تمہیں ایسا کیا مزا آتا ہے۔ سکون سے گھر میں بیٹھو۔" ندرت بیگم نے اسے ڈپٹ ہی تو دیا تھا اور وہ پہلے بھی عاکفہ پھوپھو کے ہاں جانے کی اجازت اتنی آسانی سے کب دیتی تھیں فارینہ کو خاصی منت سماجت سے کام لینا پڑتا تھا اور وہ اب بھی وہی حربہ آزما رہی تھی۔

"پیاری امی پلیز جانے دیں بالکل جھوٹ نہیں بول رہی۔ واقعی اکنامکس کا ایک ٹاپک سمجھنا ہے۔ ہمارا بہت امپورٹنٹ ٹیسٹ ہے کالج میں۔ عفرا آپی بہت اچھا سمجھاتی ہیں۔"

"شہر کے بہترین کالج میں داخلہ دلوایا ہے تمہیں۔ ایک سے ایک قابل ٹیچر ہے وہاں۔ عفرہ میں ایسے کون سے سرخاب کے پر لگے ہیں کہ تمہیں صرف اسی کا سمجھایا ہوا سمجھ میں آتا ہے۔" ندرت بیگم تنک کر بولی تھیں۔

"میں نے عفرہ آپی سے چکن مکھنی ہانڈی کی ترکیب بھی پوچھنی ہے پچھلی بار پھوپھو کے ہاں گئی تھی تو عفرہ آپی نے ایسی مزے کی ہانڈی بنائی تھی کہ سب انگلیاں چاٹتے رہ گئے۔ اس دن میں ریسپی پوچھنا ہی بھول گئی۔ آج پوچھ کر آؤں گی اور پھر آپ لوگوں کو بنا کر کھلاؤں گی۔"

"آج چکن ہانڈی کی ترکیب پوچھ کر آؤ گی اور جو چیز آج کھا کر آؤ گی اس کی ترکیب پوچھنے چار دن بعد پھر جاؤ گی۔ ہے نا۔ صحیح کہہ رہی ہوں نا میں۔" ندرت نے طنز کیا فارینہ نے خفگی سے منہ پھلا لیا تھا۔

"ریسپی تو میں فون پر بھی پوچھ سکتی ہوں۔ لیکن ٹاپک فون پر نہیں سمجھا جا سکتا۔ چار دن بعد ویسے ہی روزے شروع ہو رہے ہیں پھر گھر سے کہاں نکلنا ہو گا لیکن ٹھیک ہے اگر آپ اجازت نہیں دے رہیں تو میں نہیں جاتی۔۔۔ ولید بھائی کو کہہ دیتی ہوں میرا انتظار مت کریں۔ چلیں جائیں اپنے دوست کے ہاں۔" وہ خفگی سے کہتی ماں کے پاس سے اٹھ گئی تھی نتیجہ حسب توقع تھا۔

"اچھا ٹھیک ہے چلی جاؤ لیکن زیادہ دیر مت لگانا۔" ندرت نے با دل ناخواستہ اجازت دے ہی دی۔

"تھینک یو امی۔" فارینہ نے خوش ہو کر چٹا چٹ ماں کے گال چومے پھر اپنے کمرے کی طرف دوڑ لگا دی۔ دس منٹ بعد وہ جانے کے لیے تیار تھی۔ شکر ہے خالا جان سے سامنا نہ ہوا ورنہ ان کی عدالت میں بھی پیشی بھگتنا پڑتی۔

✵ ✵ ✵

عاکفہ پھوپھو، تایا اور ابو کی اکلوتی بہن تھیں لیکن عاکفہ پھوپھو اور ان کی فیملی کو جہانگیر منزل میں کبھی خوش دلی سے ویلکم نہ کیا جاتا تھا۔ ندرت بیگم اور نصرت بیگم کی عاکفہ سے رنجش کی جڑیں دور ماضی تک پھیلی

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 | f PAKSOCIETY
Scanned with CamScanner

ہوئی تھیں۔ [illegible]

عاکفہ دو بھائیوں کی لاڈلی بہن اور ماں' باپ کی اکلوتی بیٹی تھیں۔ زندگی کے بائیس برسوں تک وہ ماں باپ اور بھائیوں کے پیار کو حق سمجھ کر وصول کرتی رہیں' پھر جہانگیر صاحب نے اپنے بڑے بیٹے عابد کی شادی اپنے دوست کی بیٹی سے کردی۔ نصرت بیاہ کر جہانگیر ہاؤس آئیں تو عاکفہ نے شروع شروع میں بھابھی کے خوب چاؤ چونچلے اٹھائے' لیکن پھر آہستہ آہستہ ان کے دل میں عجیب سی رقابت نے جنم لینا شروع کردیا۔ وہ نئی نویلی دلہن کے لیے بھائی کا پیار اور التفات دیکھ کر خوب کڑھنے لگیں۔

شوہر اور سسرال والوں کی نظروں میں نصرت کی اہمیت گھٹانے کے لیے عاکفہ نے ہر حربہ استعمال کر ڈالا۔ سب سے پہلے اس نے اپنی ماں کے دل میں بہو کے خلاف زہر بھرا۔ وہ ماں کے کانوں میں جھوٹی باتیں ڈالتی ناہید بیگم غصے میں آکر بہو پر چڑھ دوڑتیں۔ نصرت کبھی اپنی صفائی میں دو لفظ بھی کہہ ڈالتی تو' عاکفہ اس کا الگ سے فسانہ تیار کرکے بھائی کو سناتی۔ عابد جیسے نرم خو اور محبت کرنے والے شوہر ماں' بہن کی باتوں میں آکر بیوی سے متنفر ہوتے گئے۔ حالات سے دل برداشتہ ہو کر نصرت میکے جا بیٹھیں۔ ولید کی پری میچور ڈلیوری ان کے میکے میں ہی ہوئی۔ سسر کے علاوہ کوئی بچے کو دیکھنے تک نہ آیا۔

جہانگیر صاحب بہت شریف النفس شخص تھے وہ اپنی بیوی اور بیٹی کی زیادتیوں سے واقف تھے۔ نصرت کے والد یعنی اپنے دوست کے سامنے شرمندگی کا اظہار بھی کرتے لیکن اپنے بیوی بچوں پر ان کا زور نہ چلتا تھا۔ عابد' نصرت کو گھر واپس لانے پر تیار نہ تھا اس کا کہنا تھا کہ نصرت خود ناراض ہو کر میکے گئی ہے اور اسے خود ہی واپس آنا ہوگا۔ نصرت کے گھر والے بٹی کو سسرال واپس بھیج بھی دیتے اگر حالات سدھرنے کا کوئی امکان ہوتا۔ وہ وقت نصرت کے خاندان کے لیے بہت آزمائش کا وقت تھا۔ نصرت کی والدہ جو پہلے ہی مختلف

[illegible] ماری میں گھری ہوئی تھیں۔ یہ ذہنی ٹینشن برداشت نہ کرپائیں اور دل کے دورے میں جان کی بازی ہار بیٹھیں۔ ساس کے انتقال پر شرمندہ' شرمندہ سے عابد سسرال آئے تھے نصرت کے والد کی ہدایت پر گھر والوں نے اپنے دلی جذبات دل میں ہی چھپائے رکھے اور سب عابد سے اچھے طریقے سے پیش آئے۔

ولید جو اب پانچ ماہ کا ہوچکا تھا جسمانی طور پر کمزور مگر بہت پیارا بچہ تھا۔ بیٹے کو دیکھ کر عابد جہانگیر کی پدرانہ محبت جاگ گئی۔ کہاں ضد اور انا میں آکر اتنے عرصے سے پہلوٹھی کے بیٹے کو دیکھنے تک نہ آئے تھے اور اب بیٹے کو گود سے اتارنے کا جی ہی نہ چاہ رہا تھا۔ ولید کے لیے باپ نامانوس اجنبی تھا وہ ان کی گود میں بے چین ہو کر روئے جارہا تھا۔ نانا' ماموں کی شکلیں دیکھ کر وہ ہمک ہمک کر ان کے پاس لپکتا۔ عابد صاحب کے پچھتاووں کی کوئی حد ہی نہ تھی۔ سوئم کے بعد انہوں نے اپنے سسر سے نصرت کو واپس گھر لے جانے کی بات کی۔ نصرت اس کڑے وقت میں اپنے گھر والوں کو چھوڑ کر سسرال جانے پر تیار نہ تھیں۔ ماں کی اچانک موت سے چھوٹے بہن بھائی نفسیاتی طور پر بہت ڈسٹرب تھے وہ ان کی دلجوئی کے لیے ابھی مزید ان کے پاس رکنا چاہتی تھیں لیکن باپ نے سمجھا بجھا کر انہیں سسر اور شوہر کے ہمراہ واپس سسرال بھیج دیا۔

سسرال میں حالات اب بھی زیادہ مختلف نہ تھے۔ عاکفہ کے مزاج کی تندی برقرار تھی اس نے بھاوج کا استقبال طنزیہ جملوں سے ہی کیا تھا لیکن اب عابد کا رویّہ بدل گیا تھا۔ انہیں بہن کی زیادتیاں بھی نظر آنے لگی تھیں اور بیوی کی مظلومیت کا بھی احساس ہو گیا تھا۔ انہوں نے تنہائی میں نصرت سے اپنے سابقہ رویوں کی دل کھول کر معافی مانگی تھی۔

"مجھے بہت افسوس ہے نصرت کہ میں بھی عام مردوں کی طرح کانوں کا کچا نکلا اور ماں' بہن کی باتوں میں آکر تمہاری اور اپنی زندگی میں دوری کا زہر گھول دیا۔ جس وقت تمہیں میری سب سے زیادہ ضرورت

WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
RSPK.PAKSOCIETY.COM
Scanned with CamScanner

www.paksociety.com

تھی۔ میں نے تمہارا ساتھ نہ دیا۔ تمہارا اعتبار نہ کیا۔ اپنی زندگی کے اتنے خوب صورت دن اپنی ضد اور انا کی بھینٹ چڑھا دیے۔ کتنا بدنصیب باپ ہوں میں کہ اپنے بچے کی زندگی کے پہلے چار ماہ کا کوئی نقش، کوئی یاد میرے حافظے میں محفوظ نہیں۔ اللہ نے مجھے اتنی بڑی نعمت سے سرفراز کیا اور میں مسلسل کفران نعمت کا مرتکب ہوتا رہا۔ حالانکہ اباجی نے مجھے بہت سمجھایا کہ میں ضد چھوڑ دوں۔" عابد شرمسار لہجے میں صفائیاں دے رہے تھے۔ نصرت کے لبوں پر تھکی تھکی سی مسکراہٹ پھیل گئی۔

"اس بات کی کیا گارنٹی ہے عابد کہ آپ آئندہ عاکفہ اور اماں کی باتوں میں نہ آئیں گے۔ میرے ساتھ تو ان کا رویہ اب بھی ویسا ہی ہے۔" نصرت کے استفسار پر عابد مزید شرمندہ ہوئے تھے۔

"میں لاعلم نہیں ہوں نصرت میں جانتا ہوں اماں اور عاکفہ اب بھی تمہارے ساتھ نامناسب رویہ اپنائے ہوئے ہیں لیکن کچھ دن مزید برداشت سے کام لے لو۔ اباجی نے عاکفہ کا رشتہ فائنل کر دیا ہے کچھ مہینوں تک اس کی شادی ہو جائے گی۔ اماں کو تم سے بدظن کرنے میں بھی عاکفہ کا ہی ہاتھ ہے۔ تم دیکھ لینا اس کی شادی کے بعد اماں کا رویہ خود بخود تبدیل ہو جائے گا۔" عابد نے اسے تسلی دی تھی۔

دو ماہ بعد عاکفہ پیا دیس سدھار گئی تھی، اب نصرت کو عابد کے کہے کے مطابق ساس کے رویے کے بدلنے کا انتظار تھا، لیکن قدرت کو کچھ اور ہی منظور تھا۔ اس کی ساس اپنے بہنوئی کے انتقال پر حیدر آباد گئی تھیں واپسی پر بس کے ایکسیڈنٹ میں ساس، سسر دونوں جاں بحق ہو گئے۔ اس ناگہانی حادثے کی خبر سن کر نصرت کا اپنا دماغ ماؤف ہو گیا تھا۔ اپنے شفیق سے سسر سے تو انہیں بہت محبت تھی ہی، پر ساس کے بھی یوں اچانک چلے جانے سے انہیں بہت دھچکا لگا تھا۔

عابد اور ان سے چھوٹے خالد، دونوں بھائیوں کا غم کی شدت سے برا حال تھا۔ نصرت نے دونوں کی دل جوئی میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔ شوہر کے ساتھ دیور کو بھی بھرپور تسلی دلاسا دیتیں۔ غم کی شدت سے تو عاکفہ کا بھی برا حال تھا لیکن اب عاکفہ کو "جہانگیر منزل" آنا آسان نہ لگتا۔ غم سے نڈھال بھائیوں کو تو اپنا ہی ہوش نہ تھا اور بھابھی سے تعلقات کی نوعیت ایسی نہ تھی کہ وہ اس کے کندھے سے سر ٹکا کر آنسو بہا سکے، پھر عاکفہ کی شادی کو ابھی کچھ ہی عرصہ ہوا تھا۔ اس کڑے وقت میں سسرال والے بڑھ چڑھ کر دل جوئی کر رہے تھے اور وہ ہی عاکفہ کو سب سے بڑھ کر اپنے لگتے۔ عملی زندگی کی تلخ حقیقتیں آشکار ہونے میں ابھی کچھ وقت باقی تھا۔

جہانگیر منزل میں پھیلی اداسیوں کو ولید کی قلقاریوں نے ختم کرنا شروع کر دیا۔ وہ ماں، باپ اور چاچو کی آنکھوں کا تارا تھا۔ کچھ ہی عرصے میں نصرت پھر امید سے ہو گئیں۔ اس بار بھی خدا نے بیٹے کی نعمت سے سرفراز کیا۔ گل گوتھنا سا غازی، ولید سے بڑھ کر شرارتی تھا۔ عاکفہ کے ہاں پہلوٹھی کی بیٹی ہوئی تھی۔ عفرہ، غازی سے چھ ماہ بڑی تھی۔

عابد جہانگیر نے بھانجی کی پیدائش پر حسب دستور دینا دلانا تو کیا لیکن بہن سے تعلقات کی نوعیت بالکل رسمی سی ہو کر رہ گئی تھی۔ وہ جانتے تھے کہ نصرت، عاکفہ کی زیادتیوں کو فراموش نہیں کر پائی ہیں اور عابد کو اب اپنے گھر کی خوشیاں زیادہ عزیز تھیں۔

عاکفہ کے سسرال میں پہلوٹھی کی بیٹی ہونے پر خوشی کا ذرا سا بھی اظہار نہ کیا گیا۔ وہ لوگ بیٹے کے خواہش مند تھے اور خواہش پوری نہ ہونے پر عاکفہ سے کھنچے کھنچے رہنے لگے۔ یہ انتہا درجے کی جہالت تھی مگر حقیقت یہی تھی کہ عاکفہ کے سسرال والے اس لحاظ سے حد درجہ جاہل ثابت ہوئے۔ عفرہ کے بعد عاکفہ کے ہاں جڑواں بچیوں نے جنم لیا۔ طبی پیچیدگی کے باعث بچیاں جانبر نہ ہو سکیں لیکن اس بات پر بھی ——— شکر ہی منایا گیا۔ ہر گزرتے دن کے ساتھ سسرال والوں کی زیادتیاں بڑھتی چلی گئیں۔ شوہر مٹی کا مادھو تھا، جو عاکفہ کے حق میں آواز تک بلند

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 | f PAKSOCIETY
Scanned with CamScanner

www.paksociety.com

نہ کر سکتا تھا۔ عاکفہ جان گئی تھیں کہ ان کے بوئے کی فصل ہے جو انہیں بہت جلد کاٹنی پڑ رہی ہے۔ مگر صبر شکر کے سوا کوئی چارہ نہ تھا۔

"جہانگیر منزل۔" میں اب خالد کی شادی کا تذکرہ تھا' تعلیم مکمل کر کے خالد برسر روزگار ہو گیا تھا۔ نصرت اس کے لیے لڑکی ڈھونڈنے لگی تھیں جب خالد نے دبی زبان سے بھابھی سے اپنے دل کی بات کہہ ڈالی وہ نصرت کی چھوٹی بہن ندرت میں دلچسپی لینے لگا تھا۔

نصرت دیور کی خواہش جان کر خاموش سی ہو گئیں۔

"میری زندگی آپ کے سامنے کھلی کتاب کی مانند ہے بھابھی مجھ سا شریف' خوب صورت اور کماؤ لڑکا کوئی اور کہاں ملے گا آپ کو' آپ کی شہزادیوں جیسی بہن کا صحیح جوڑ مجھ سا خوبرو شخص ہی ہو سکتا ہے۔" خالد قدرے شوخ ہوتے ہوئے بولا۔ نصرت کے لبوں پر بھی مسکراہٹ پھیل گئی۔

ندرت بھی بیاہ کر جہانگیر منزل آگئی تھیں۔ عاکفہ جو اس کوشش میں تھی کہ خالد کی دلہن اپنی پسند سے لا کر جہانگیر منزل سے اپنا ٹوٹا تعلق بحال کر لے اس شادی سے اس کی امیدوں پر اوس پڑ گئی۔ بہت بجھے دل سے اس نے بھائی کی شادی میں شرکت کی۔

نئی نویلی دلہن کو بھی اکلوتی نند کے بگڑے موڈ کا اندازہ ہو گیا تھا' لیکن اسے اس بگڑے موڈ کی رتی برابر پروا نہ تھی۔ عاکفہ نے نصرت کو جتنا ستانا تھا ستا لیا تھا اب اس کا وقت بیت چکا تھا اور مقابل دھیمے مزاج والی نصرت نہیں بلکہ ندرت تھیں' جو عاکفہ سے شدید خار کھاتی تھیں۔ جان چھڑکنے والے شوہر کا بخشا مان ہی تھا کہ ندرت نے خود ہی عاکفہ کو منہ لگانے کی زحمت نہ کی' نہ ہی اس سے کسی قسم کے تعلقات استوار کرنے کی کوشش کی' حالانکہ گزرتے وقت کے ساتھ عاکفہ کا مزاج بہت بدل گیا تھا۔

اب اس میں پہلے والا طنطنہ اور غرور نہ تھا اب اسے میکے کی قدر و قیمت کا بھی احساس ہونے لگا تھا۔ لاڈ اٹھانے والے ماں باپ تو منوں مٹی کی چادر اوڑھ کر سو چکے تھے اس کا میکا اب بھائیوں کے دم سے ہی آباد تھا اور بھائیوں کو بہن سے زیادہ اپنی بیویوں کے جذبات کا خیال رہتا تھا۔ اب عاکفہ کو نصرت سے روا رکھے جانے والی زیادتیوں کا احساس پچھتاوے میں مبتلا کر رہا تھا۔ کاش وہ حسد کے جذبے سے مغلوب ہو کر بھابھی کی زندگی اجیرن نہ کرتی تو' آج میکے میں اس کا خوش دلی سے استقبال کیا جاتا۔ اب وہاں اس کی حیثیت بن بلائے مہمان سے زیادہ کی نہ تھی۔

حالانکہ اب اسے بھتیجا' بھتیجی بہت پیارے لگتے۔ یہ خونی رشتوں کے درمیان پائی جانے والی فطری محبت تھی لیکن جب وہ بھتیجا' بھتیجی کو پیار کر رہی ہوتی تو اسے اندازہ ہو جاتا کہ بھابھیوں کو محبت کا یہ مظاہرہ نرا ڈھکوسلا لگتا ہے لیکن ولید' فارینہ اور غازی اکلوتی پھوپھو کی محبت کا جواب محبت سے ہی دیتے تھے۔ عفرہ سے بھی سب کی خوب دوستی تھی اور عاکفہ محسوس کرتی تھیں کہ اپنے ددھیالی کزنز کی نسبت عفرہ ماموؤں کے بچوں سے زیادہ اٹیچڈ ہے۔ عفرہ کے بعد عاکفہ کے ہاں ہونے والی جڑواں بچیاں جانبر نہ ہو سکی تھیں اور پھر قدرت نے انہیں دوبارہ ماں بننے کا موقع نہ دیا۔ اب ان کی زندگی کا محور و مرکز ان کی عفرہ ہی تھی۔

☆ ☆ ☆

عاکفہ نے عفرہ کی پرورش اور تربیت مثالی انداز میں کرنے کی کوشش کی تھی۔ ماں باپ کے لاڈ پیار کی وجہ سے جو کمزوریاں ان کی اپنی شخصیت میں پیدا ہو گئی تھیں' عاکفہ کی خواہش تھی کہ عفرہ کی شخصیت ان خامیوں سے مبرا ہو اور عاکفہ اپنی اس کوشش میں کامیاب بھی ہوئی تھیں۔

عفرہ بہت سلجھی ہوئی عادتوں اور دھیمے مزاج والی لڑکی تھی۔ اپنے تیز طرار ددھیالی کزنز کی نسبت اپنے ماموں کے بچوں سے اس کی زیادہ ذہنی ہم آہنگی تھی لیکن شعور سنبھالنے کے بعد اس نے خود ہی ماموؤں کے ہاں جانا کم کر دیا تھا۔ عفرہ نے بہت حساس طبیعت

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 | f PAKSOCIETY

Scanned with CamScanner

پائی تھی۔ بچپن سے لڑکپن کی سرحد پر قدم رکھتے ہی اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ ممانیاں اس کی ماں کی آمد پر بہت سرد مہری والا برتاؤ اختیار کرتی ہیں۔ یہ لیا دیا انداز' عفرہ کو بہت دکھی کر دیتا تھا اور بچپن کے برعکس وہ ماں سے ماموؤں کے ہاں جانے کی ضد کرنا چھوڑ چکی تھی لیکن ماموں کے بچے اب بھی اس سے اتنی ہی محبت کرتے تھے۔ ولید باقاعدگی سے اکلوتی پھوپھو کے ہاں چکر لگاتا تھا۔ اور فارینہ بھی کبھی ولید تو کبھی غازی کے ہمراہ اس سے ملنے پہنچی ہوتی۔ وہ عفرہ کو بہت آئیڈلائز کرتی تھی اور زندگی کے ہر معاملے میں اسے عفرہ آپی کی رائے اور مشورہ درکار ہوتا اور جب سے فارینہ نے کالج میں اکنامکس کا مضمون منتخب کیا تھا اسے عفرہ سے ملنے کا مستقل بہانہ مل گیا تھا۔ عفرہ نے اکنامکس میں ماسٹرز کر رکھا تھا اور اب وہ ایک ہائیر سیکنڈری اسکول میں کانٹریکٹ بنیادوں پر اکنامکس کا مضمون پڑھا رہی تھی۔ شام کو اس کے پاس ٹیوشن والے بچے بھی پڑھنے آتے تھے اسی لیے فارینہ شام ڈھلنے کے بعد پھوپھو کے ہاں جاتی جب عفرہ کو فراغت ہوتی تھی۔ ٹاپک سمجھنے کا تو بہانہ ہوتا تھا اصل میں تو پھوپھو اور عفرہ سے ملاقات اور پھر مزے دار سا ڈنر کرنا مقصود ہوتا تھا۔ عفرہ کے ہاتھ میں بلا کا ذائقہ تھا اور فارینہ اس کی بتائی گئی ریسیپیز ٹرائی کر کے خود بھی خاصی ماہر کک بن گئی تھی' آج بھی وہ ولید بھائی کے ہمراہ عاکفہ پھوپھو کے ہاں پہنچی تو کچن سے مٹر پلاؤ کی اشتہا انگیز خوشبو آرہی تھی۔

''دیکھا ولید بھائی کتنے صحیح وقت پر پہنچے ہیں ہم۔''

پھوپھو سے پیار لینے کے بعد فارینہ چہکی تھی۔

''ابھی کچھ دیر پہلے میں اور امی تمہیں ہی یاد کر رہے تھے۔'' کچن سے عفرہ مسکراتے ہوئے باہر نکلی۔

''یعنی اصل میں بن بلایا مہمان میں ہوں۔'' ولید نے مسکراتے ہوئے شکوہ کیا۔

''ولید بھائی آپ بن بلائے تو ضرور ہو سکتے ہیں مگر مہمان ہرگز نہیں کیونکہ پھوپھو کا گھر' اپنا گھر۔'' فارینہ نے لاڈ سے عاکفہ کے شانے سے سر ٹکایا۔

''بالکل میرا بچہ پھوپھو بھی تمہاری۔ پھوپھو کا گھر بھی تمہارا بلکہ پھوپھو کا سب کچھ تمہارا۔'' عاکفہ نے بے ساختہ فارینہ کی پیشانی چوم لی تھی۔ بھتیجی' بھتیجوں کی محبت کبھی کبھار انہیں آبدیدہ بھی کر دیتی تھی۔ وہ خدا کا شکر ادا کرتے نہ تھکتیں کہ بھابھیوں کی لاتعلقی اور گریز بھرا رویہ ان کی اولاد کو منتقل نہیں ہوا۔ عاکفہ اپنے ماضی پر بہت نادم تھیں برسوں پہلے انہوں نے نصرت بھابھی کی زندگی میں زہر گھولنے کی اپنی سی ہر ممکن کوشش کی تھی وہ تو نصرت کی قسمت اچھی تھی ورنہ نوبت علیحدگی تک آن پہنچی تھی۔ عاکفہ' نصرت اور ندرت کو' بیگانگی بھرا رویہ اپنانے میں حق بجانب سمجھتی تھیں۔ ان کے نزدیک بھابھیوں کا یہ ہی احسان کم نہ تھا کہ وہ اپنے بچوں کو ان کے ہاں آنے سے منع نہیں کرتی تھیں۔ عاکفہ بے چاری کو کیا علم تھا کہ ہر بار یہاں آنے سے پہلے فارینہ کو اپنی ماں سے کیسا بحث مباحثہ کرنا پڑتا ہے۔

''پھوپھا جان نظر نہیں آرہے۔ کہیں گئے ہوئے

ادارہ خواتین ڈائجسٹ کی طرف سے بہنوں کے لیے خوبصورت ناول

قیمت -/350 روپے

منگوانے کا پتہ:

مکتبہ عمران ڈائجسٹ

37، اردو بازار، کراچی

فون نمبر: 32735021

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

Scanned with CamScanner

www.paksociety.com

ہیں کیا؟" سوچوں میں گم عاکفہ، ولید کے سوال پر چونکی تھیں۔

"انہوں نے کہاں جانا بیٹا۔ اپنے بھائی کے ہاں ہی گئے ہوئے ہیں۔" عاکفہ کے لبوں پر پھیکی سی مسکراہٹ پھیل گئی تھی۔

"میرا تو خیال ہے سبحان پھوپھا صرف سونے کے لیے گھر آتے ہوں گے۔ دن کا بیشتر وقت تو وہ اپنے بھائی کے ہاں ہی گزارتے ہیں۔" فارینہ کہے بغیر نہ رہ پائی۔

"فری' بری بات۔" ولید نے اسے تنبیہی انداز میں ٹوکا تھا۔

"سوری پھوپھو۔" اس نے جھٹ سوری بھی کہہ دیا۔

سچ یہی تھا کہ سبحان احمد کی اپنے گھر اور گھر والوں سے دلچسپی نہ ہونے کے برابر تھی۔ عاکفہ احمد نے ان کے وارث کو جنم نہ دیا تھا یہ قصور ان کے گھر والوں کے لیے ناقابل معافی تھا اور سبحان پر اپنے گھر والوں کا مکمل کنٹرول تھا۔ ماں' باپ مر گئے تو بڑے بھائیوں نے ان کی جگہ سنبھال لی وہ سبحان کو اپنے اشاروں پر چلاتے۔ سبحان احمد کی آمدنی کم نہ تھی لیکن آمدنی کا بڑا حصہ بھائی' بھتیجوں کی نذر کر دیتے۔ ان کے اپنی گھر کا خرچا کیسے چلے گا انہیں مطلق پروانہ ہوتی۔ عفرہ نے بہت چھوٹی عمر سے ہی ٹیوشنز کر کے اپنی تعلیم کا خرچا اٹھانا شروع کر دیا تھا اب تو خیر ٹیچنگ اور ٹیوشن سنٹر سے معقول آمدنی ہو جاتی تھی۔ زندگی پہلے سے کہیں زیادہ سہل ہو گئی تھی اور دونوں ماں بیٹی خدا کی اس عنایت پر شکر ادا کرتے نہ تھکتیں۔

"عفرہ بیٹا فریزر سے کباب نکال کر تل لینا اور میٹھے میں سویاں بھی بنا لو۔" عاکفہ بھتیجے اور بھتیجی کی بھرپور خاطر کرنا چاہ رہی تھیں۔

"کچھ بھی نہیں عفرہ آپی صرف پلاؤ' رائتہ اور سلاد' عفرہ آپی کے ہاتھ کے بنے پلاؤ کے بعد کسی اور چیز کی گنجائش ہی کب بچے گی۔" فارینہ نے عفرہ کو دوبارہ کچن میں جانے سے منع کر دیا۔ ولید نے بھی اس کی تائید کی تھی۔

اور ایک بھرپور ڈنر کے بعد جب فارینہ اور ولید گھر واپس لوٹ رہے تھے تو دوران سفر ولید کو کچھ خیال آیا تھا۔

"تم نے تو عفرہ سے کوئی ٹاپک بھی سمجھنا تھا کوئی اہم ٹیسٹ تھا تمہارا۔"

"ٹیسٹ تو پرسوں ہو گیا ہمارا' پوری کلاس میں چوتھے نمبر پر میرے ہی مارکس تھے۔" فارینہ نے بہت اترا کر بتایا۔

"یعنی خالہ سے جھوٹ بولا تم نے۔" ولید کو فارینہ کے انداز پر ہنسی آ گئی تھی۔

"جھوٹ تو آپ نے بھی بولا۔ آپ گھر سے یہ کہہ کر نکلے تھے کہ آپ نے کسی دوست کے ہاں جانا ہے۔" فارینہ نے بہت مزے سے ولید کو یاد دلایا۔ ولید سے کوئی جواب نہ بن پڑا وہ ہنس پڑا تھا۔ فارینہ بھی مسکرا دی۔

☆ ☆ ☆

"غازی بھائی' یہ فارینہ آپی نے بھیجا ہے پڑھ کر سائن کر دیں۔" غازی اپنے بیڈ روم میں لیپ ٹاپ پر مصروف تھا جب اسامہ کاغذ کا ایک صفحہ لہراتا اس کے کمرے میں آیا۔

"کیا ہے یہ۔" غازی نے لیپ ٹاپ ایک طرف رکھ کر اسامہ کے ہاتھ سے کاغذ لیا۔ صفحے پر موٹے مارکر سے دستور عمل برائے رمضان المبارک تحریر تھا اور نیچے ترتیب وار شقیں درج تھیں۔

سحری کے لیے گھر کا ہر فرد خود الارم لگا کر سوئے گا اور کسی کو دروازے بجا کر نہیں اٹھایا جائے گا۔ افطاری کا مینو سحری کے وقت ہی ڈسکس کر لیا جائے گا۔ آفس سے واپسی پر کسی نے کوئی فرمائش بتائی تو وہ ہرگز پوری نہ کی جائے گی۔ گھر کا ہر فرد اپنے کپڑے خود پریس کرے گا۔ (امی' خالا' پاپا' تایا جان' ولید بھائی اور دونوں پھوپھو اس شق پر عمل کرنے سے مستثنیٰ ہیں۔ وغیرہ وغیرہ وغیرہ۔

غازی نے تیزی سے "دستور عمل" پر نگاہیں

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 | f PAKSOCIETY
Scanned with CamScanner

www.paksociety.com

دوڑائی۔ [illegible] کچن میں نکلا وہ رمضان کی آمد سے پہلے کچن کیبنٹس کی تفصیلی صفائی میں مصروف تھی۔

"کیا ہے یہ؟" اس نے "شہزادہ مقرن" کے اسٹائل میں دستاویز لہرائی۔

"کر دیے سائن۔" فارینہ نے ہاتھ جھاڑ کر کاغذ غازی کے ہاتھ سے لیا۔

"گھر کے ہر شخص نے بنا چوں چراں کیے دستخط کر دیے ہیں تمہیں پتا نہیں کیا مسئلہ ہے۔" فارینہ نے کاغذ پر نگاہیں دوڑا کر برا سا منہ بنایا۔

"گھر کے ہر فرد کو ہر شق میں خصوصی استثنا حاصل ہے تم نے سیدھی طرح یہ ہی کیوں نہ لکھ دیا کہ غازی کو صبح سحری کے لیے خود اٹھنا پڑے گا۔ وہ افطاری کے لیے کوئی فرمائش کرنے کا اہل نہیں ہوگا اور کپڑے پریس کرنے سمیت ہر چھوٹا موٹا کام غازی کو خود کرنا پڑے گا۔" وہ چبا چبا کر بول رہا تھا۔

"ہاں تو اس میں غلط ہی کیا ہے۔ اتنی سخت گرمی کے روزے ہیں تم تو سارا دن آفس میں اے سی والے کمرے میں بیٹھتے ہو۔ گھر واپس آکر بھی کمرے سے قدم باہر نہیں نکالتے اور تمہارے چھوٹے موٹے کام کرنے میں میں ہلکان ہوتی رہوں۔ یہ کہاں کا انصاف ہے۔" وہ چمک کر بولی تھی۔

"گھر کے باقی لوگوں کے کام بھی تو ہنسی خوشی کرتی ہو۔ صرف مجھ سے کیا پرخاش ہے تمہیں۔" غازی اس بار بے بسی سے استفسار کر رہا تھا۔

"گھر کے باقی لوگ میرا خیال رکھتے ہیں ان کے کام میں خود اپنی مرضی اور خوشی سے کرتی ہوں اور تم مجھ سے دھونس اور زبردستی سے کام کرواتے ہو۔" فارینہ نے فوراً وجہ بھی بتادی تھی۔

"ایک تمہارا ہی تو خیال رہتا ہے مجھے اور تم کہتی ہو کہ میں تمہارا خیال نہیں رکھتا۔" غازی نے ٹھنڈا سانس بھر کر کہا تھا۔ فارینہ نے اس جملے پر اسے ناسمجھی سے تکا تھا۔

"مطلب کیا ہے تمہارا۔" کبھی کبھی وہ غازی کی کسی نہ کسی بات پر مشکوک ہو جاتی تھی اور اب بھی ایسا ہی ہوا تھا۔

"میری باتوں کے مطلب نکالنے مت بیٹھ جایا کرو۔ دکھاؤ اپنی تاریخی دستاویز جب سب نے سائن کر دیے ہیں تو مجھے کیا اعتراض۔ میں بھی کر دیتا ہوں۔" غازی نے جیب سے بال پوائنٹ نکال کر سائن کر دیے تھے اور مسکرا کر کاغذ دوبارہ فارینہ کو تھمایا۔

"یہ غازی اتنا اچھا کب سے ہو گیا۔" وہ کچن سے چلا بھی گیا لیکن فارینہ دیر تک مشکوک انداز میں اسی کے بارے میں سوچتی رہی تھی۔

☆ ☆ ☆

رمضان کا چاند نظر آگیا تھا۔ پہلی شب سے ہی گھر میں روایتی ہلچل اور مذہبی جوش و خروش کی فضا قائم ہو گئی تھی۔ گھر کے تمام مرد حضرات نے باجماعت مسجد کا رخ کیا تھا تو خواتین نے گھر میں نماز تراویح کا اہتمام کیا تھا۔ فارینہ نے نماز سے فارغ ہو کر سحری کے لیے آٹا گوندھا پھر فریج میں جھانک کر موجود لوازمات کا جائزہ لیا آخر سب کاموں سے فارغ ہو کر سونے کے لیے اپنے بیڈ روم کا رخ کیا۔

پچھلے دو سالوں سے سحری کی ذمہ داری اس نے اپنے سر لے رکھی تھی اور وہ یہ ذمہ داری باخوشی نبھاتی تھی۔ گھر کے سب افراد کو من پسند سحری کروانے کا لطف ہی الگ تھا۔ نہ صرف سحری بلکہ افطار پر بھی وہ بھرپور اہتمام کرتی تھی مگر شرط صرف ایک تھی کہ سب اپنی فرمائشوں سے ذرا وقت پر آگاہ کر دیا کریں۔ گھر کے باقی افراد اس معاملے میں بھرپور تعاون کرتے تھے 'صرف غازی تھا جو افطار سے آدھا گھنٹہ پہلے بھی کسی مشکل سی چیز کی فرمائش بہت آسانی سے کر سکتا تھا۔ خیر اسی لیے تو اس نے غازی سمیت سب سے خصوصی چارٹر پر سائن کروا لیے تھے۔ اپنی اس پیش بندی سے وہ پوری طرح مطمئن تھی۔ سحری کے لیے الارم لگا کر وہ روزمرہ کی دعائیں اور وظائف پڑھتی کب گہری نیند میں کھو گئی پتا بھی نہ چلا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

Scanned with CamScanner

آخری ایک وقت آنکھ کھلی تو موبائل الارم بجنے کی آواز نہیں تھی بلکہ کوئی زور زور سے دروازہ پیٹ رہا تھا۔

"سحری کا وقت ختم ہونے میں بیس، پچیس منٹ رہتے ہیں فری۔ جلدی سے اٹھ جاؤ ورنہ پہلا روزہ ہی بغیر سحری کے رکھنا پڑ جائے گا۔" یہ زوردار آواز غازی کی تھی فارینہ کو بستر چھوڑنے میں دو سیکنڈ بھی نہ لگے تھے جلدی سے ہاتھ منہ دھو کر وہ کمرے سے باہر آئی تو لاؤنج میں دسترخوان سج چکا تھا اور سب بہت مگن ہو کر سحری کرنے میں مصروف تھے۔

"آؤ بیٹا جلدی سے آجاؤ سحری کا وقت ختم ہونے میں تھوڑا وقت ہی بچا ہے۔" تایا جان نے اپنے برابر اس کی جگہ بنائی تھی۔

"پتا نہیں کیوں میری آنکھ نہیں کھلی یا پھر میرے موبائل پر الارم ہی نہیں بجا۔" وہ شرمندہ ہو رہی تھی۔

"کوئی بات نہیں فری ایسا ہو جاتا ہے کبھی کبھی۔ تم جلدی سے سحری شروع کرو۔ میں نے تمہارے لیے ملک شیک بھی بنایا ہے۔" غازی نے جگ اس کے سامنے رکھا۔

"بھائی آج تو غازی نے سب کو ہی بہت بھرپور سحری کروائی ہے مجھے تو پتا ہی نہ تھا کہ میرا یہ بھتیجا اتنا سگھڑ ہے۔" خالد صاحب مسکرا کر بولے تھے۔

"ہاں یار آملیٹ بھی تم نے زبردست بنایا ہے۔" ولید نے بھی کھلے دل سے غازی کی کارکردگی سراہی۔

"اگر تمہاری آنکھ وقت پر کھل گئی تھی تو تم مجھے پہلے نہیں جگا سکتے تھے، غازی خود اتنی ایفی شینسی جھاڑنے کی کیا ضرورت تھی بھلا۔" وہ غازی پر خفا ہوئے بنا نہ رہ پائی۔

"سچی بات تو یہ ہے کہ پہلے تو میں تمہیں جگانے ہی جا رہا تھا لیکن پھر تمہارے چارٹر پر کیے میرے دستخط آڑے آگئے۔ پہلی شق یہ ہی تھی نا کہ ہر شخص اپنا الارم لگا کر سوئے گا اور دروازے بجا کر کسی کو نہیں اٹھایا جائے گا۔ پانچ دس منٹ تک تو میں نے تمہارے جاگنے کا انتظار کیا پھر خود ہی سحری کی تیاری شروع کر دی کہ... خبر لینے میں خالہ اور ... آئی تھیں۔ ولید بھائی کے لیے آملیٹ تو میں بنا سکتا تھا لیکن پراٹھا بنانا تو میرے بس میں نہیں تھا نا۔" غازی بہت معصومیت بھرے لہجے میں اس سے مخاطب تھا۔ دسترخوان کے گرد بیٹھے سب ہی نفوس مسکرا دیے تھے۔

"اچھا اب مجھے گھورنا تو بند کرو۔ جلدی جلدی سحری کر لو خالا کے کہنے پر تمہارا دروازہ بجایا ہے۔ خالا نے کہا تھا دفع کرو چارٹر کو وقت نکلا جا رہا ہے فری نے روزہ بھی رکھنا ہے اسے جا کر جگاؤ۔" غازی نے اسے بتانا ضروری سمجھا تھا کہ چارٹر سے روگردانی کرنے میں اس کا "قطعاً" کوئی قصور نہ تھا۔

"ہاں تو ایسی بچکانہ باتیں بھی کوئی قابل عمل ہوتی ہیں۔" ندرت نے غازی کی تائید کرتے ہوئے بیٹی کو جلدی جلدی ہاتھ اور منہ چلانے کی تاکید کی تھی۔ سحری کا وقت واقعی نکلا جا رہا تھا۔

اور جب فجر کی نماز پڑھ کر وہ کچن میں برتن دھو رہی تھی تو غازی چلا آیا۔

"چلو پہلی سحری پر ہی ایک بات تو کنفرم ہو گئی کہ تمہارا دستور عمل برائے رمضان المبارک "قطعاً" ناقابل عمل ہے' یہ ہی کہہ رہی تھیں نا ندرت خالا۔" وہ صاف صاف اسے چڑا رہا تھا لیکن فارینہ آج اسے منہ توڑ جواب دینے کی پوزیشن میں نہ تھی۔ غلطی اس کی اپنی تھی وہ پہلی شق پر پہلے ہی روز عمل نہ کر سکی تھی لیکن یہ معما اس کی سمجھ سے باہر تھا کہ موبائل فون پر الارم سیٹ کرنے کے باوجود اس کی آنکھ کیوں نہ کھلی۔ وہ تو بہت جھنجھناتی ہوئی ٹون سیٹ کرتی تھی۔

"برتن دھو کر میرے کپڑے پریس کر دینا۔ کر دو گی نا۔" وہ بہت دوستانہ لہجے میں استفسار کر رہا تھا۔ فارینہ محض اسے گھور پائی تھی۔

"نظروں کے تیر چلا کر مجھے روزے کی حالت میں شہید مت کر دینا۔" وہ ہنستے ہوئے بولا تھا۔

"اور ہاں۔" کچن سے باہر نکلتے نکلتے اسے کچھ یاد آیا تو وہ واپس پلٹا تھا۔

"موبائل فون پر الارم سیٹ کرنے کا ایک اصول

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY
Scanned with CamScanner

www.paksociety.com

ہیٹ یا اور کلو... پہلے ہی ٹائم چیک کرتے ہیں ہو سکتا ہے صبح کے پونے تین بجے آپ کے موبائل پر رات کے پونے گیارہ بج رہے ہوں ایسے میں الارم تو نہیں بولے گا نا۔" بہت معصومیت سے وہ اسے گڑ بڑ کی بات بتا کر کچن سے نو دو گیارہ ہوا تھا۔ یہ حقیقت جان کر کہ اس کے موبائل میں ٹائم کی سیٹنگ میں گڑبڑ غازی نے کی ہے فارینہ کا طیش میں آنا لازمی امر تھا۔ غازی نے عافیت اسی میں جانی تھی کہ فوراً" فارینہ کی پہنچ سے دور چلا جائے" اس سے کچھ بعید نہ تھا کہ جو شیشے کا گلاس وہ دھو رہی تھی اسی سے غازی کے سر کا نشانہ لے لے اور غازی کا روزے کی حالت میں "شہید" ہونے کا واقعی کوئی ارادہ نہ تھا۔

☼ ☼ ☼

پہلا عشرہ بخیر و خوبی گزر گیا تھا۔ خلاف توقع غازی بھی اب فارینہ کو قطعاً" نہ ستا رہا تھا بلکہ وہ بغیر کہے اس کی کافی مدد کروا دیتا تھا۔ اس شدت کی گرمی میں واقعی کچن میں کھڑے ہونا کب آسان تھا اور فارینہ جیسی دھان پان لڑکی تو روزہ رکھ کر ویسے ہی نڈھال ہو جاتی تھی۔ لیکن اس گھر میں روزہ چھوڑنے کا نہ تو کوئی رواج تھا نہ ہی "فیشن۔" نصرت بیگم اور ندرت نے بچوں کی تربیت عین اسلامی اصولوں کے مطابق کی تھی اور روزہ رکھنے کی خصوصی ہمت تو اللہ کی خاص عطا ہوتی ہے' سو سب پورے ذوق و شوق سے نہ صرف روزے رکھ رہے تھے بلکہ حتی المقدور عبادات بھی جاری رکھے ہوئے تھے۔

اس روز بھی فارینہ نماز ظہر کی ادائیگی کے بعد قرآن پاک کی تلاوت میں مصروف تھی کہ گھر کے لینڈ لائن نمبر پر عاکفہ کا فون آیا تھا۔ کال ندرت نے ریسیو کی۔ یا... بات سے بھی فارینہ کو اندازہ ہو گیا کہ عاکفہ پھوپھو سب کو افطار پر مدعو کر رہی ہیں لیکن ندرت نے گرمی کی شدت کو بنیاد بنا کر آنے سے معذرت کر لی تھی۔

"یہ تو کوئی بات نہیں ہوئی امی گرمی کی شدت کا بہانہ تو میزبانوں کو بجتا ہے جنہوں نے ڈھیروں مہمانوں کے لیے افطار کا اہتمام کرنا ہو۔ ہم نے تو گاڑی میں بیٹھ کر پھوپھو کے گھر جانا تھا اور افطاری میں مزے مزے کی چیزیں کھا کر گھر واپس لوٹنا تھا۔" تلاوت سے فارغ ہو کر فارینہ قرآن پاک رکھ آئی اور پھر ماں کے سر ہو گئی۔ پھوپھو کے جانے والا ماں کا انکار اسے سخت کھلا تھا۔

"اپنی پھوپھو کے گھر جانے کا تو تمہیں بہانہ چاہیے ہوتا ہے اپنے گھر میں تو جیسے تمہیں کوئی مزے کا کھانا نصیب نہیں ہوتا۔" ندرت بلاوجہ تلملا گئی تھیں۔

"افوہ امی میرا کہنے کا یہ مطلب تھوڑی تھا اچھا چلیں پھوپھو کے گھر نہیں جانا تو نہ جائیں انہیں اپنے ہاں افطار پر مدعو کر لیں۔ روزے داروں کو افطاری کروانا تو ثواب کا کام ہے نا۔" اس نے ماں کو قائل کرنا چاہا۔

"اچھا بس یہ گناہ ثواب کے لیکچر مجھے مت دو اور شام کے لیے میرے کپڑے پریس کر دو۔ زمان صاحب کی بیگم صبح آئی تھیں افطاری کا بلاوا دینے۔ تمہاری خالا اور میں آج شام کو وہاں جائیں گے۔ تم نے بھی چلنا ہو تو چلنا۔"

"جی نہیں اتنی گرمی میں مجھے کسی دوسرے کے گھر جا کر افطار کرنے کا کوئی شوق نہیں۔" وہ قدرے خفگی بھرے انداز میں جتا کر کہتی ہوئی وہاں سے چلی گئی تھی۔

☼ ☼ ☼

جس دن سے نصرت اور ندرت زمان صاحب (پڑوسی) کے ہاں سے افطاری کر کے لوٹے تھے ان کی زبان پر بیگم زمان کی بھانجی کے حسن کے چرچے تھے۔ "بہت پیاری بچی تھی آپا اور چہرے پر کیسی معصومیت اور بھولپن تھا۔ آج کل کی لڑکیوں والی تیزی طراری نام کو نہ تھی۔ میں تو کہتی ہوں دیر مت کریں۔ شیراز صاحب کی بیوی بھی بہت دلچسپی لے رہی تھیں اس میں' پاس بٹھا کر پورا انٹرویو کیا تھا انہوں

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 | f PAKSOCIETY

Scanned with CamScanner

www.paksociety.com

بنے درا اس کا۔ مجھے خدشہ ہے کہ وہ اپنے عمیر کے لیے رشتہ نہ مانگ لیں اس کا۔" ندرت بہن سے مخاطب تھیں۔

"اچھا تو گویا جن موصوفہ کے حسن اور معصومیت کے قصیدے ہم پچھلے تین دن سے سن رہے ہیں ان کا نام درثمن ہے۔" غازی جو قریب ہی بیٹھا تھا ماں اور خالا کی گفتگو میں دخل در معقولات کیے بنا نہ رہ پایا۔

"ہاں دیکھو لو۔ کیسا پیارا نام ہے۔" نصرت نے اتنا خوش ہو کر بتایا جیسے نام اتنا پیارا ہونے میں ان کا بھی کوئی کریڈٹ ہو۔

"نام واقعی بہت پیارا ہے اور جیسا کہ آپ کہہ رہی ہیں کہ چہرے پر فارینہ جیسی میرا مطلب ہے آج کل کی لڑکیوں جیسی کوئی تیزی طراری بھی نہیں۔" اس نے قریب بیٹھی سبزی بناتی فارینہ کو چھیڑنا چاہا تھا مگر فارینہ اپنی ہی کسی سوچ میں گم تھی وہ غازی کی بات پر توجہ ہی نہ دے پائی۔

"ڈیئر مام اور ڈیئر خالا تین دن سے آپ اس لڑکی کی امتیازی خصوصیات گنوا رہی ہیں لیکن آپ دونوں کو علم ہے کہ ولید بھائی کی رضامندی کے بغیر آپ کسی خوب صورت سے خوب صورت اور معصوم ترین لڑکی کا رشتہ مانگنے نہیں جا سکتیں۔ پچھلے دو برسوں میں کم از کم دو درجن لڑکیاں آپ کے من کو بھا گئی ہیں، لیکن ولید بھائی نے کسی ایک نام پر بھی رضامندی نہیں دی۔ وہ مستقل مزاجی سے ایک ہی بات پر ڈٹے ہوئے ہیں کہ فی الحال وہ شادی کے بندھن میں بندھنا ہی نہیں چاہتے۔ آپ دونوں خواتین آخر اس انکار کی تہ میں جھانک کر کیوں نہیں دیکھتیں۔" غازی کچھ لجاجت، کچھ بے بسی بھرے انداز میں ماں اور خالہ سے مخاطب ہوا تھا۔

"مطلب کیا ہے تمہارا؟" نصرت نے تیکھے تیوریوں سے بیٹے کو گھورا۔

"اس سلطان راہی اسٹائل میں گھوریں گی تو مطلب تو اپنی موت آپ مر جائے گا۔ جو ہمت بگ لی میں نہیں ہے وہ میں کہاں سے لاؤں۔" غازی بڑبڑایا

"یہ غازی تو فضول ہانکتا ہے آپا اس کی باتوں پر کیوں دھیان دے رہی ہیں۔" ندرت جو عموماً" غازی کے واری صدقے جاتی رہتی تھیں اس وقت اس اہم گفتگو کے بیچ انہیں غازی کی دخل اندازی قطعاً" نہ بھائی تھی سو بہن کو دوبارہ اپنی طرف متوجہ کیا۔

"میں تو کہتی ہوں کسی طرح درثمن کی تصویر ولید کو دکھا دی جائے پھر دیکھیے گا کیسے اس کا انکار اقرار میں بدلے گا۔" ندرت کچھ زیادہ ہی پرجوش اور پریقین تھیں۔

"جب وہ لڑکی واقعی اتنی اچھی ہے اور ولید بھائی ابھی شادی پر راضی نہیں ہو رہے تو آپ لوگ غازی کا رشتہ کیوں نہیں لے جاتے۔" کافی دیر سے خاموش بیٹھی فارینہ نے اپنی دانست میں ماں اور خالا کو بہت صائب مشورہ دیا تھا لیکن ندرت جانے کیوں آپے سے باہر ہو گئیں۔

"تم لوگوں کے سامنے تو کوئی بات کرنا ہی فضول ہے۔ جب بڑے بات کر رہے ہوں تو بیچ میں بچوں کے بولنے کا کوئی تک ہے بھلا۔ چلو اٹھو جاؤ یہاں سے۔ اس لڑکی کے اندر تو عقل نام کو نہیں ہے۔" آخر میں قدرے بے بسی سے بڑی بہن کو مخاطب کیا اور لڑکی انتہائی خفگی کے عالم میں سبزی کی ٹوکری سمیت واک آؤٹ کر گئی تھی۔

غازی نے بہت مشکل سے مسکراہٹ ضبط کی تھی۔ پھر وہ بھی وہاں سے اٹھ گیا تھا مبادا خالا فارینہ کی طرح اس کی بھی "عزت افزائی" کروا لیں۔

☆ ☆ ☆

"میں آپ کو بتائے دے رہا ہوں بھائی۔ امی اور خالا اب آپ کے انکار کو مزید خاطر میں نہیں لائیں گی وہ آپ کی کہیں نہ کہیں بات پکی کر کے دم لیں گی جو تازہ ترین لڑکی انہوں نے ڈھونڈی ہے اس کی شان میں دونوں خواتین مسلسل قصیدے پڑھے جا رہی ہیں۔ خطرے کی گھنٹی زوردار طریقے سے بجنے لگی ہے

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

Scanned with CamScanner

www.paksociety.com

بھائی آپ کو جانے کیوں آواز نہیں آرہی [illegible]
غازی ولید سے مخاطب تھا اور فارینہ جو ولید کے دھلے ہوئے کپڑوں کی تہ بنا کر اس کی وارڈ روب میں رکھنے آرہی تھی غازی کی بات سن کر وہیں ٹھٹک کر رک گئی۔ ولید بھائی آخر شادی سے انکاری کیوں تھے ہو سکتا ہے دونوں بھائیوں کی گفتگو سے یہ گتھی سلجھ جائے۔ فارینہ نے دروازے پر دستک دینے کے بجائے چپکے سے دونوں بھائیوں کی باتیں سننے کا فیصلہ کیا تھا۔

"میری مرضی کے بغیر امی میرا رشتہ کیسے طے کر سکتی ہیں۔ تم بلاوجہ کا وہم مت پالو۔" ولید نے غازی کو رسانیت سے مخاطب کیا۔

"اور میں کہوں گا آپ بلاوجہ کی خوش فہمی مت پالیں۔ امی اور خالہ کی گفتگو سے میں نے اندازہ لگایا ہے کہ اس بار وہ آپ کے انکار کو خاطر میں لانے کے موڈ میں نہیں۔" غازی اپنی بات پر مصر تھا۔

"پھر تم ہی بتاؤ میں کیا کروں۔" ولید نے بے چارگی بھرے لہجے میں غازی سے ہی استفسار کیا۔

"ہمت کریں اور اپنی محبت کا نام والدہ حضور کو بتا دیں نہ صرف بتائیں بلکہ اس نام پر ڈٹ کر کھڑے ہو جائیں۔ صاف کہہ دیں کہ شادی کروں گا تو صرف اسی سے ورنہ ساری زندگی کنوارا بیٹھا رہوں گا۔" غازی بھائی کو جوش دلا رہا تھا اور دروازے سے کان لگا کر کھڑی فارینہ دم بخود تھی۔ ولید بھائی کسی کی محبت میں گرفتار تھے کتنا بڑا انکشاف تھا یہ لیکن آخر وہ موصوفہ تھیں کون۔ تجسس سے فارینہ کا برا حال ہو رہا تھا۔

"امی تو پہلے ہی پھوپھو سے خار کھاتی ہیں۔ میں نے عفرہ کا نام لے لیا تو امی کی طرف سے فوری انکار تو ہو گا ہی لیکن مجھے یہ بھی خدشہ ہے کہ دو چار مہینے بعد پھوپھو اور عفرہ یہاں کا چکر لگا لیتی ہیں، پھر یہ سلسلہ بھی موقوف ہو جائے گا ظاہر ہے امی کا نزلہ صرف مجھ پر نہیں گرے گا۔ عاکفہ پھوپھو اور عفرہ بھی لپیٹ میں آئیں گی اور یہ میں ہرگز نہیں چاہتا۔" ولید افسردگی سے گویا ہوا۔

"تو پھر یہ بیل کیسے منڈھے چڑھے گی؟" غازی پوچھ رہا تھا۔

"ابھی میں امی کو انکار کر کے تھکانا چاہتا ہوں مجھے یقین ہے ایک وقت ایسا آئے گا جب امی تھک ہار کر اقرار کریں گی کہ میں آخر کسی لڑکی کا نام تو لوں وہ وہیں میری شادی کر دیں گی بس جب میں عفرہ کا نام لے لوں گا۔" ولید کے کہنے پر غازی نے حیرت سے آنکھیں پھاڑ کر اسے دیکھا۔

"کیا کہنے آپ کی لانگ ٹرم پلاننگ کے بگ بی۔ میں تو سمجھتا تھا اس گھر میں فارینہ ہی عقل سے پیدل ہے۔ گستاخی معاف آپ تو فارینہ سے بھی زیادہ بھولے ہیں۔" غازی کے کہنے پر ولید کے چہرے پر تو جانے کیسے تاثرات نمودار ہوئے تھے باہر کھڑی فارینہ کا میٹر گھوم گیا مگر غصے کی یہ کیفیت صرف چند سیکنڈوں پر محیط تھی حقیقت میں تو دل و دماغ اس وقت شدید حیرت سے دوچار تھے۔

ولید بھائی عفرہ آپی کو پسند کرتے تھے کیسا انوکھا انکشاف تھا یہ انوکھا مگر خوشگوار ترین ہے... وہ دونوں ہی فارینہ کے دل سے بہت قریب تھے اور اگر وہ پیارے ایک ہو جاتے تو اس سے اچھی بات اور کیا ہو سکتی تھی۔ فارینہ کے لب آپ ہی آپ مسکرانے لگے تھے۔

"عاکفہ پھوپھو آج کل عفرہ آپی کی وجہ سے بہت پریشان ہیں ان کا خیال ہے کہ پھوپھا جان اپنے کسی بھائی کے بیٹے سے ان کا رشتہ طے نہ کر دیں اور آپ تو جانتے ہیں کہ عاکفہ پھوپھو کی پھوپھا جان کے سامنے بالکل نہیں چلتی اگر انہوں نے ایک بار فیصلہ کر لیا تو پھوپھو کو بھی اس فیصلے کے سامنے سرنڈر کرنا پڑے گا۔" غازی ولید کو صورت حال کی سنگینی سے آگاہ کر رہا تھا۔

"تمہیں کس نے بتایا۔" ولید یہ خبر سن کر تڑپ اٹھا تھا۔

"ظاہر ہے پھوپھو نے ہی بتایا۔ پرسوں میں گیا تھا ان کی طرف۔" غازی ولید کو تفصیل بتانے لگا فارینہ واپس پلٹ گئی۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 | PAKSOCIETY

Scanned with CamScanner

[illegible] بخوبی اندازہ ہو گیا تھا
اب وہ بی جان سے ولید بھائی کی مدد کرنا چاہتی تھی لیکن اس کے لیے اسے غازی کا ساتھ ہی درکار تھا۔ شام کو جب وہ افطاری تیار کرنے کچن گئی تو تھوڑی دیر میں غازی بھی اس کی ہیلپ کروانے آگیا۔ فروٹ چاٹ' سکنجبین اور کسی بھی فروٹ کا شیک بنانے کی ذمہ داری غازی نے ہی اٹھا رکھی تھی۔

"ولید بھائی' عفرہ آپی کو پسند کرتے ہیں اور تم نے یہ بات مجھے آج تک نہیں بتائی۔" اس نے چھوٹتے ہی شکوہ کیا تھا۔ غازی نے اس غیر متوقع بات پر حیرت سے بھنویں سکیڑ کر اسے دیکھا۔

"اب یہ مت پوچھنے بیٹھنا کہ تمہیں کیسے پتا چلا۔" فارینہ نے کہا۔

"میں نے تمہاری اور ولید بھائی کی باتیں سن لی ہیں۔ جہاں مجھے اس بات سے بہت خوشی ہوئی ولید بھائی' عفرہ آپی کو پسند کرتے ہیں۔ وہیں اس بات کا دکھ بھی ہوا کہ اتنی اہم خبر سے کسی نے مجھے آگاہ کرنے کی ضرورت بھی محسوس نہ کی۔" فارینہ خفگی سے بولی تھی۔

"چلو اب تو تم آگاہ ہو گئی ہو نا' بتاؤ کیا کرلو گی اپنے ولید بھائی اور اپنی عفرہ آپی کے لیے۔ کیا اپنی والدہ محترمہ اور میری والدہ حضور کو عفرہ آپی کا رشتہ لے کر جانے پر راضی کرلو گی۔" غازی نے پوچھا۔ فارینہ کے پاس اس سوال کا کوئی جواب نہ تھا۔ اس کا منہ لٹک گیا۔

"بس اسی لیے نہیں بتایا تھا تمہیں۔" غازی نے جتایا۔

"کیا پھوپھو کا قصور اتنا بڑا تھا غازی کہ اتنے برس گزرنے کے بعد بھی معاف نہ کیا جاسکے۔" وہ افسردگی سے پوچھ رہی تھی۔

"پھوپھو کی وجہ سے امی' ابو کی علیحدگی ہوتے ہوتے بچی تھی بے شک یہ کوئی معمولی قصور نہیں تھا فری! لیکن پھوپھو کو اپنی غلطی کا احساس بھی تو ہو گیا تھا۔ بعد کے برسوں میں پھوپھو نے کبھی جہانگیر منزل کے کسی

[illegible] عفرہ کی زندگی میں مداخلت کی کوئی کوشش نہیں کی بلکہ انہوں نے تو اپنے بھائیوں پر بھی حق جتانا چھوڑ دیا۔ دو' چار مہینوں بعد مہمانوں کی طرح آتی ہیں اور ہماری والدہ محترماؤں کے بگڑے موڈ کو خوش دلی سے برداشت کر کے چپ چاپ واپسی کی راہ لیتی ہیں کسی زمانے میں وہ بے شک ظالم رہی ہوں گی لیکن اب تو مجھے ان سے بڑھ کر کوئی دوسرا مظلوم نہیں لگتا۔" غازی سنجیدگی سے کہہ رہا تھا اور فارینہ کو اس کے تجزیے سے مکمل اتفاق تھا۔

"اور غازی' پھوپھو نے اپنی شادی سے پہلے خالہ جان کو جو ٹف ٹائم دیا اس کی ایک یہ ریزن بھی تو ہے کہ وہ کم عمر تھیں۔ گھر کی اکلوتی لاڈلی بیٹی تھیں انہیں خالہ جان کو ملنے والی اہمیت برداشت نہ ہوئی۔ اب فرض کرو تمہاری اور ولید بھائی کی بیویاں اس گھر میں آتی ہیں تو ہو سکتا ہے میں ان سے جیلس ہونا شروع ہو جاؤں۔ کیونکہ فی الحال تو گھر میں میں ہی آل ان آل ہوں۔ میں اگر آنے والی بہوؤں کو ٹف ٹائم دوں تو کیا امی اور خالا میرا یہ قصور معاف کردیں گی یا نہیں۔ غلطی انسانوں سے ہی ہوتی ہے غازی اور کوئی اپنی غلطی پر شرمندہ ہو تو اسے معاف کردینا چاہیے۔" فارینہ نے بھی رنجیدہ ہو کر پھوپھو کے حق میں پوری تقریر ہی کر ڈالی۔

"تم کوئی بھی بات کرتے ہوئے میری شادی اور میری بیوی کو بیچ میں کیوں لاتی ہو۔" غازی اس تقریر کے جملہ معترضہ پر جز بز ہوا تھا۔

"تم اپنی ہونے والی بیوی کے لیے ابھی سے کتنے پوزیسو ہو غازی میں سچ کہہ رہی ہوں میں اس سے بہت جیلس ہونے لگی ہوں۔" فارینہ کے کہنے پر غازی نے بہت مشکلوں سے مسکراہٹ ضبط کی تھی۔

"پاگل ہو بالکل کوئی خود سے بھی جیلس ہو سکتا ہے۔" وہ مسکرا کر بولا۔

"کیا مطلب؟" فارینہ ایک بار پھر اس کی بات سن کر چکرا گئی تھی۔

"میرا مطلب ہے کوئی خود با خود کیسے کسی سے

www.novelsjahan.com

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

Scanned with CamScanner

www.paksociety.com

"جیلس ہو سکتا ہے۔" غازی نے گڑبڑا کر وضاحت دی۔

"اچھا اب یہ ادھر ادھر کی ہانکنا بند کرو اور امی وغیرہ کو منانے کی کوئی ترکیب سوچو۔" وہ سنجیدگی سے غازی سے مخاطب ہوئی غازی نے فرماں برداری سے اثبات میں سر ہلا دیا تھا۔

☼ ☼ ☼

وہ ولید بھائی کے ساتھ ٹیلر کے پاس آئی تھی۔ واپسی پر ولید بھائی نے گاڑی پھوپھو کے گھر کی طرف موڑ لی۔ "تم پندرہ بیس منٹ تک پھوپھو کے ہاں بیٹھنا مجھے جنید سے کچھ کام ہے۔" ولید بھائی نے اسے مخاطب کیا۔ جنید ان کا گہرا دوست تھا اور وہ پھوپھو والی کالونی میں ہی رہائش پذیر تھا۔ آج ولید بھائی کو جنید سے واقعی ہی کوئی کام تھا۔ پھوپھو کے گیٹ پر اسے اتار کر وہ گاڑی آگے بڑھا کر لے گئے۔

دروازہ کھلا ہی ہوا تھا۔ فارینہ گھر میں داخل ہوئی۔ چہار سو خاموشی کا راج تھا۔ فارینہ نے بلند آواز سے عفرہ کو پکارا تھا۔ اگلے ہی پل پھوپھو کے بیڈ روم سے عفرہ باہر نکلی تھی۔ گلابی آنکھیں اور ستا ہوا چہرہ۔ فارینہ اسے دیکھ کر پریشان ہو گئی۔

"سب خیریت تو ہے نا عفرہ آپی۔" اس نے عفرہ سے گلے ملتے ہوئے پوچھا۔

"امی کی طبیعت بہت خراب ہو رہی ہے فارینہ۔" عفرہ اس سے ملتے ہوئے سسک پڑی تھی۔

"کہاں ہیں پھوپھو۔" فارینہ پریشان ہوئی۔

"اندر بیڈ روم میں۔" عفرہ اسے ساتھ لیے عاکفہ پھوپھو کے بیڈ روم میں داخل ہو گئی تھی۔ پھوپھو تکیوں کے سہارے بیڈ پر نیم دراز تھیں۔ نقاہت زدہ چہرہ طبیعت خرابی کا پتا دے رہا تھا۔

"فارینہ، میرا بچہ کیسی ہو۔" پھوپھو نے اسے دیکھ کر باہیں وا کر دیں۔

"میں تو ٹھیک ہوں پھوپھو۔ یہ آپ نے اپنی کیا حالت بنا رکھی ہے۔" وہ ان کی حالت دیکھ کر تڑپی تھی۔

"بس بیٹا ڈاکٹر کی ہدایت کو نظرانداز کرتے ہوئے روزے رکھ لیے تھے۔ بی پی اور شوگر لیول ایسا لو ہوا کہ نارمل ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا۔ میڈیسن لے رہی ہوں۔ ہو جاؤں گی ٹھیک۔ پریشانی کی کوئی بات نہیں۔" وہ مسکرا کر بولیں۔

"صبح واش روم جاتے ہوئے چکرا کر گر پڑیں۔ کمر میں بھی چوٹ آئی ہے۔" عفرہ نے روہانسے انداز میں آگاہ کیا۔ کسی اپنے کو سامنے پا کر اس کے ضبط کے بندھن ٹوٹنے لگے تھے۔

"آپ نے ہم لوگوں کو انفارم تک نہیں کیا۔ پھوپھو کی طبیعت اتنی خراب رہی اور ہمیں پتا ہی نہیں عفرہ آپی۔" فارینہ دکھ بھرے لہجے میں بولی۔

"میں تو بڑے ماموں کو فون کرنے لگی تھی لیکن امی نے منع کر دیا۔" عفرہ آنسو پونچھتے ہوئے بولی۔

"ارے بیٹا اب اتنی بھی طبیعت خراب نہ تھی کہ بھائی کو پریشان کرتی اور اب تو طبیعت کافی بہتر ہے۔" وہ نقاہت زدہ لہجے میں بولیں۔

"جی نظر آ رہا ہے ہمیں کتنی بہتر ہے آپ کی طبیعت۔" فارینہ ان سے خفا تھی اتنے میں ہی پھوپھو کی پڑوسن چلی آئی تھیں۔ نوشین آنٹی، جن کا پھوپھو کے گھر کافی آنا جانا تھا اور فارینہ بھی ان سے بخوبی واقف تھی۔

"آج تو فارینہ بھی آئی ہوئی ہے۔" انہوں نے فارینہ کے سلام کا جواب دے کر خوشی کا اظہار کیا تھا پھر سوپ کا باؤل عفرہ آپی کو تھمایا۔

"میں عاکفہ آپا کے لیے زبردست سا سوپ بنا کر لائی ہوں عفرہ۔ اب اپنی امی کو زبردستی پلانا تمہارا کام ہے۔" پھوپھو کو کسی بھی قسم کا سوپ پسند نہ تھا اور نوشین آنٹی بھی یہ بات جانتی تھیں جب ہی مسکرا کر عفرہ کو مخاطب کیا۔ عفرہ اثبات میں سر ہلاتی سوپ کا پیالا لیے کچن میں چلی گئی۔

"تم نے روزے کی حالت میں ناحق زحمت کی نوشین سوپ بنا کر لانا ضروری تھا کیا۔" پھوپھو دھیرے سے بولی تھیں۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 | f PAKSOCIETY
Scanned with CamScanner

"اندازہ ہوئی بچپن میں جانے سے منع کرتا ہے عاکفہ آپا اور پھر مشکل وقت میں پڑوسی ہی پڑوسی کے کام نہ آئیں تو کیا فائدہ ایسے ہمسایوں کا۔ میرے ہر بچے کی پیدائش پر دو ہفتوں تک آپ کے گھر سے کھانا پک کر جاتا تھا۔ میں نے کبھی منع کیا آپ کو بلکہ ہم تو آپ کے خلوص اور محبت کو حق سمجھ کر وصول کرتے رہے اور اب ایسی ہی توقع آپ سے بھی کرتے ہیں۔" ہنس مکھ سی نوشین آنٹی کافی باتونی بھی تھیں۔ فارینہ ان کی بات سن کر مسکرا دی۔

وہ اس وقت کافی شرمندگی محسوس کر رہی تھی۔ سگے رشتے دار اتنے انجان اور بے خبر کہ عاکفہ کی طبیعت خرابی کا علم ہی نہ ہو سکا اور پڑوسن خبر گیری پر کمربستہ۔ قصور پھوپھو کا نہ تھا وہ اگر فون کر کے طبیعت خرابی کا بتا بھی دیتیں تو جہانگیر منزل میں سے کس نے ان کی عیادت کو آنا تھا۔ بھاوجوں نے محض ٹیلی فون پر خبر گیری کر کے رسم نبھا لینی تھی اور دونوں بھائیوں میں سے کوئی آ بھی جاتا تو زیادہ سے زیادہ نقد رقم کا ایک لفافہ بہن کو یہ کہہ کر پیش کر دیا جاتا کہ وہ اپنے علاج معالجے میں کوئی کسر نہ چھوڑیں بے شک عاکفہ پھوپھو کے معاشی حالات قابل رشک نہ تھے لیکن انہیں رقم سے زیادہ جذباتی ڈھارس کی ضرورت ہوتی تھی اور وہ ڈھارس انہیں کبھی اپنے میکے کی جانب سے نہ ملی تھی۔ فارینہ اس وقت عاکفہ کے لیے بہت دکھی ہو رہی تھی۔

"ٹینشن چھوڑیں عاکفہ آپا۔ ہمت سے کام لیں آپ ماں ہیں عفرہ کی ایک بار بیٹی کے لیے ڈٹ کر کھڑی ہو جائیں گی تو بھائی صاحب کو گھٹنے ٹیکنے ہی پڑیں گے۔" نوشین آنٹی عاکفہ سے مخاطب تھیں۔ فارینہ نے ناسمجھی سے انہیں دیکھا۔

"کیسی ٹینشن پھوپھو مجھے تو بتائیں کیا ہوا ہے۔" اس نے پریشان ہو کر انہیں پکارا۔

"کیا بتاؤں بیٹا۔ عاکفہ کے لبوں پر بے بس سی مسکراہٹ پھیل گئی۔

"میں بتاتی ہوں۔ بات دراصل یہ ہے فارینہ کہ بھائی جان بھلا عفرہ کا رشتہ اپنے بھتیجے لیے کر لڑکے کے چکر میں ہیں۔ ایک نمبر کا نالائق اور لوفر لڑکا ہے نعمان۔ پڑھا لکھا بھی خاص نہیں اور بھائی جان کو اپنی شہزادیوں جیسی بیٹی کے لیے وہی نکھٹو شخص مناسب ترین لگ رہا ہے۔ عاکفہ آپا اسی ٹینشن کی وجہ سے تو بیمار پڑی ہیں یہ شوگر اور بلڈ پریشر گھٹنا تو صرف بہانہ ہے۔ طبیعت خرابی کی اصل وجہ صرف ٹینشن ہے ٹینشن۔" نوشین آنٹی بتا رہی تھیں اور فارینہ یہ سنتے ہی انتہائی مضطرب ہو گئی۔

"آپ ٹینشن مت لیں پھوپھو میں اللہ سے دعا کروں گی عفرہ آپی کو ان شاء اللہ کسی بہت شاندار بندے کا ساتھ نصیب ہو گا۔" اس نے پھوپھو کے ہاتھ تھام کر بہت جذب سے کہا تھا نوشین آنٹی نے جھٹ آمین کہہ ڈالا اور پانچ منٹ مشکل سے گزرے ہوں گے ایک شاندار بندہ کمرے میں داخل ہوا تھا۔

"کیا ہوا پھوپھو طبیعت تو ٹھیک ہے۔" وہی تشویش جو عاکفہ پھوپھو کو دیکھ کر فارینہ کے لہجے میں ظاہر ہوئی تھی وہی لہجہ اور انداز ولید کا تھا۔ بے پناہ تشویش، دکھ اور رنج، فارینہ نے ان کی طبیعت خرابی کی تفصیل بتائی تھی۔

"مجھے تم سے یہ امید نہ تھی عفرہ۔ پھوپھو کی طبیعت اتنی خراب تھی اور تم ہمیں ایک کال کرنے کی روادار بھی نہ ہوئیں۔" عفرہ کمرے میں داخل ہوئی تو ولید اس پر بگڑا تھا۔ وہ منمناتے ہوئے جانے کیا وضاحت دینے لگی فارینہ تو دونوں کو یوں اکٹھے ساتھ کھڑا دیکھ کر کسی اور ہی سوچ میں گم ہو چکی تھی۔ دعا ہونٹوں پر نہ تھی بلکہ دل کے اندر سے نکل رہی تھی۔ دونوں کو ہمیشہ کے لیے ایک دوسرے کا ساتھ نصیب ہو جائے، لیکن دعا کے ساتھ ساتھ کچھ عملی اقدامات کی بھی ضرورت تھی اور یہ لائحہ عمل اس نے غازی کے ساتھ ہی مل کر طے کرنا تھا۔

☼ ☼ ☼

"ٹھیک ہے تم کہتی ہو تو ابو سے بات کر کے دیکھ

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 | f PAKSOCIETY

Scanned with CamScanner

www.paksociety.com

لیتے ہیں لیکن میرا نہیں خیال اس کا کوئی فائدہ ہو گا۔ امی کی مرضی کے بغیر ابو پانی نہیں پیتے 'سب سے بڑے بیٹے کا رشتہ ان کی مرضی کے بغیر کیسے طے کریں گے۔ نا ممکن ہے یار۔" غازی کچھ زیادہ پر امید نہ تھا۔

"کوشش کر کے دیکھنے میں کیا حرج ہے غازی۔" وہ بولی۔

"ٹھیک ہے لیکن جب ہم دونوں کی والدہ محترماؤں کو پتا چلے گا کہ ہم کس کوشش میں لگے ہوئے ہیں تو سوچ لو وہ ہمارا کیا حشر کر سکتی ہیں۔" غازی نے اسے ڈرانا چاہا۔

"جب پیار کیا تو ڈرنا کیا۔" وہ لاپروائی سے بولی۔

"کیا کہہ رہی ہو؟" اس جملہ معترضہ پر غازی غش کھانے کو تھا کہ اس بار "ایسی ویسی" بات غازی کے بجائے فارینہ کے لبوں سے ادا ہوئی تھی۔

"ہم عفرہ آپی سے بھی اتنا ہی پیار کرتے ہیں جتنا ولید بھائی سے تو ان دو پیاروں کی خاطر امی اور خالا کی ڈانٹ نہیں کھا سکتے ڈفر۔" فارینہ نے اس کی کم عقلی پر تاسف کا اظہار کیا۔

"وہ تو ٹھیک ہے لیکن پلیز تم مجھے تمیز سے مخاطب کیا کرو۔" غازی نے انگلی اٹھا کر اسے تنبیہہ کی۔

"ٹھیک ہے ٹھیک ہے۔" فارینہ نے اثبات میں سر ہلا دیا تھا۔

عابد جہانگیر سے بات کرنے کا موقعہ اسی شام مل گیا تھا۔ دونوں خواتین پڑوس میں افطاری پر مدعو تھیں۔ غازی اور فارینہ موقع غنیمت جان کر عابد صاحب کے پاس پہنچ گئے۔ فارینہ نے نہایت جذباتی انداز میں تایا کے سامنے عاکفہ پھوپھو کی حالت زار کا نقشہ کھینچا۔ ان کی پریشانی کی وجہ سے آگاہ کیا' پریشانی کے خاتمے کے لیے ولید اور عفرہ کا رشتہ طے کرنے کی تجویز بھی پیش کر ڈالی لیکن جب اس تجویز پر عابد صاحب نے خاطر خواہ رد عمل کا اظہار نہ کیا تو غازی نے عفرہ کے لیے ولید کی پسندیدگی کے بارے میں بھی بتا ڈالا۔

"میں آپ کو یہ بات بتانا نہیں چاہ رہا تھا ابو کیونکہ جب آپ کے ذریعے یہ بات امی تک پہنچے گی تو ہماری تو درگت بنے گی سو بنے گی بے چارے ولید بھائی خوامخواہ میں زیر عتاب آجائیں گے کیونکہ انہوں نے تو یہ چاہت اپنی دانست میں اپنے دل کے نہاں خانوں میں چھپا رکھی ہے۔" غازی فکر مندی سے بولا تھا۔

"میرے بچو' یہی بات تو میں تمہیں سمجھانے کی کوشش کر رہا ہوں جب تمہیں خود اندازہ ہے کہ نصرت ولید کے لیے عفرہ کا نام تک سننے پر راضی نہیں ہوں گی تو عفرہ کا رشتہ مانگنا تو بہت دور کی بات ہے۔" عابد صاحب نے رسانیت سے دونوں "بچوں" کو سمجھایا تھا۔

"تو تایا جان ہم اسی لیے تو آپ کے پاس آئے ہیں کہ آپ اپنے خصوصی اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے خالا جان اور امی کو مجبور کریں کہ وہ اس رشتے پر راضی ہو جائیں۔" فارینہ نے لجاجت سے انہیں مخاطب کیا۔

"فری بالکل ٹھیک کہہ رہی ہے ابو۔ یہ ایسا وقت ہے کہ آپ کو ہی اپنے بیٹے کی خاطر اسٹینڈ لینا ہو گا۔ ٹیپو سلطان نے بھی تو کچھ اسی قسم کی بات کہی تھی نا فری۔ بتاؤ ابو کو کہ کیا کہا تھا ٹیپو سلطان نے۔" غازی نے اچانک فارینہ کو مخاطب کیا۔ فارینہ نے بہت سوچا کہ ٹیپو سلطان نے اس قسم کی سچویشن کے بارے میں کیا کہا تھا مگر کچھ یاد آکر نہ دیا۔ لاعلمی کا اظہار غازی سے مذاق اڑوانے کے مترادف تھا۔ اس لیے اس نے کچھ نہ کچھ بولنا ہی ضروری سمجھا۔

"جی تایا جان' ٹیپو سلطان نے بھی یہ ہی کہا تھا کہ اولاد کی شادی کے وقت ان کی پسند' ناپسند کو مد نظر نہ رکھا جائے تو......"

"ڈفر' یہ کب کہا تھا ٹیپو سلطان نے۔" غازی نے اسے گھورا۔

"پھر کیا کہا تھا۔" فارینہ نے بے چارگی سے پوچھا۔

"وہی شیر اور گیدڑ کی زندگی والی کہاوت ــــ سناؤ نا ابو جی کو۔" وہ سرگوشی کے سے انداز میں بولا۔

"واہ میں کیوں سناؤں تم خود سناؤ نا۔" فارینہ کو اس کی چالاکی پر تاؤ چڑھا تھا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 | f PAKSOCIETY

Scanned with CamScanner

www.paksociety.com

میں جانتا ہوں بیٹا جی کہ شیر کی ایک دن کی زندگی گیدڑ کی سو سالہ زندگی سے بہتر ہوتی ہے۔ لیکن اگر میں شیر بنتے ہوئے تمہاری امی کو اپنا فیصلہ ماننے پر مجبور بھی کر دوں تو تم خود سوچو کہ جبر کے تحت جوڑا گیا عفرہ اور ولید کا بندھن کتنا پائیدار ثابت ہوگا اور شادی کے بعد اس گھر میں عفرہ کی کیا حیثیت ہوگی۔ عفرہ میری سگی بھانجی ہے بیٹا اور مجھے کم پیاری بھی نہیں۔ اس کی بہتری اسی میں ہے کہ وہ ناپسندیدہ بہو بن کر اس گھر میں نہ آئے۔ باقی میں کوشش کروں گا کہ اس کے لیے کوئی اور مناسب رشتہ ڈھونڈ سکوں تاکہ سبحان اپنے ناکارہ بھتیجے سے اس کی شادی نہ کرے' لیکن ظاہر ہے سبحان عفرہ کا باپ ہے۔ اس کی زندگی کے متعلق حتمی فیصلہ کرنے کا اختیار اسی کے پاس ہے۔" عابد صاحب نے بات ہی نپٹا دی تھی۔

"ابو کی باتیں حقیقت پسندی پر مبنی ہیں فری۔" وہ منہ لٹکا کر تایا جان کے کمرے سے نکلی تو غازی نے اسے سمجھانا چاہا۔

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو غازی لیکن میرے نزدیک سب سے بڑی حقیقت یہ ہے کہ ولید بھائی عفرہ آپی کو پسند کرتے ہیں اور عفرہ آپی بھی ولید بھائی جیسا شخص ہی ڈیزرو کرتی ہیں۔ ان دونوں کے ملن کے لیے میں اپنی کوششیں جاری رکھوں گی۔" اس نے اعلان کیا۔

"وش یو بیسٹ آف لک فری۔" اس بار غازی نے بھی صدق دل سے اس کی کامیابی کے لیے دعا دی تھی۔

☆ ☆ ☆

"یہ عابد بھائی کو کیا پٹیاں پڑھا کر آئے ہو تم دونوں؟" حسب توقع بہت جلد پیشی بھگتنا پڑ گئی تھی۔ جرح کرنے والی ندرت تھیں لیکن جرح کا سامنا کرنے کے لیے فی الوقت غازی دستیاب نہ تھا۔ فارینہ نے گہری سانس اندر کھینچتے ہوئے خود کو نہ صرف اس جرح کا سامنا کرنے کے لیے تیار کیا بلکہ عفرہ آپی اور ولید بھائی کا مقدمہ لڑنے کا بھی فوری فیصلہ کیا تھا۔

"ہم نے تایا جان کو پٹیاں پڑھانے کی اپنی سی بہت کوشش کی تھی لیکن وہ شیر کی ایک دن کی زندگی جینے کو تیار ہی نہیں۔" فارینہ نے بہت افسوس سے کندھے اچکا کر کہا۔

"تم جانتی ہو نصرت آپا یہ جان کر کتنی ڈسٹرب ہو گئی ہیں کہ ولید 'عفرہ کو پسند کرتا ہے۔" ندرت نے بیٹی کو گھورتے ہوئے مخاطب کیا۔

"صرف ڈسٹرب ہونے سے بات نہیں بنے گی امی۔" خالا کو عفرہ آپی کا باقاعدہ رشتہ لے کر جانا ہو گا۔"

"اپنی حد میں رہو فارینہ۔ بدتمیزی کی بھی آخر کوئی حد ہوتی ہے۔" ندرت کو ٹھیک ٹھاک غصہ آگیا تھا۔ فارینہ بے چاری چپ ہو گئی ورنہ جی تو چاہ رہا تھا کہ انہیں بتائے بدتمیزی ہی کی کوئی حد نہیں ہوتی۔

"تمہاری پھوپھو نے برسوں پہلے آپا کے ساتھ کیا کیا تھا۔ کتنی بار یہ قصہ تم لوگوں کو سنا چکی ہیں مگر جانے عاکفہ نے تم لوگوں کو کیا گھول کر پلا دیا ہے کہ تمہیں اس کی کوئی زیادتی' زیادتی ہی نہیں لگتی۔" ندرت عاکفہ کے لیے ان سب کی محبت سے پہلے ہی بے زار رہا کرتی تھیں اور اب تو بگڑنے کا معقول بہانہ بھی ہاتھ لگ چکا تھا۔ انہوں نے فارینہ کو بے بھاؤ کی سنا ڈالی تھیں۔ وہ بھی آخر کب تک ضبط کرتی آنکھیں پانیوں سے لبریز ہو گئیں پھر ٹپاٹپ آنسو گرنے لگے تھے۔

"آپ نے اپنی روڑے وار بیٹی کو رلا دیا۔ یہ کوئی ثواب کا کام نہیں ہے خالا۔" اسی وقت غازی بھی وہاں آنکلا تھا۔ فارینہ کے آنسو دیکھ کر وہ بے چین ہوا تھا اور خالا کو ٹوکے بنا نہ رہ پایا۔

لاڈلی بیٹی کو یوں روتا دیکھ کر ندرت خود پشیمان ہو گئی تھیں۔

"تم ہی سمجھاؤ اسے غازی آخر یہ ایسی باتیں کیوں کرتی ہے۔" وہ بے بسی سے بولیں۔

"فری نے کوئی ایسی غلط بات بھی نہیں کی خالا آخر آپ لوگ پھوپھو کا ماضی بھلا کیوں نہیں دیتے۔" زندگی میں پہلی بار غازی کھلم کھلا فارینہ کی کسی بات پر حمایت کر رہا تھا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 | f PAKSOCIETY
Scanned with CamScanner

"...تو ہماری پھوپھو کے ماضی کے ساتھ ہمارے ماضی کی انتہائی تلخ یادیں جڑی ہیں غازی۔ آپا شادی کے کچھ عرصے بعد ہی میکے واپس آکر بیٹھ گئی تھیں۔ ہم کوشش بھی کرلیں تو ان دنوں کی اذیت ناک یادیں ذہن سے کھرچ کر نہیں مٹا سکتے۔ آپا کی زندگی میں زہر گھولنے والی عاکفہ ہی کی ذات تھی۔ میری ماں جس نے بہت ارمانوں اور چاؤ سے بڑی بیٹی کی شادی کی تھی 'اس کا گھر اجڑتا نہ دیکھ سکیں۔ یقین کرو بیٹا' آپا کا گھر تقریباً" اجڑنے ہی والا تھا ولید کی پیدائش کے باوجود عابد بھائی بیٹے کو دیکھنے تک نہ آئے۔ لوگوں سے اڑتی اڑتی یہی خبر سننے کو ملتی تھی کہ ماں' بہن کے دباؤ میں آکر عابد بھائی آپا کو طلاق دینے ہی والے ہیں۔ میری اماں یہ ٹینشن نہ سہار پائیں اور آپا کا غم لیے اس دنیا سے ہی رخصت ہو گئیں۔ ہمارے گھر پر قیامت ٹوٹ گئی تھی بیٹا! اور پھر آپا کا گھر دوبارہ بس بھی گیا لیکن اماں تو دوبارہ واپس نہ آئیں نا۔" اتنے برسوں بعد ندرت شفیق ترین ماں کو یاد کرکے سسک پڑی تھیں۔ غازی اور فارینہ بھی افسردہ ہو گئے تھے۔

"اچھا خالا آپ ٹینشن نہ لیں ظاہر ہے ای کی اور آپ کی مرضی کے بغیر کچھ نہیں ہو گا۔" غازی نے انہیں کندھے سے لگا کر چپ کروایا۔ فارینہ کچھ بولنے ہی لگی تھی لیکن غازی نے آنکھ کے اشارے سے منع کر دیا۔

☼ ☼ ☼

رمضان المبارک کا آخری بابرکت عشرہ شروع ہو چکا تھا۔ گھر کی خواتین کی عبادات' ذکر و اذکار اور وظائف کا سلسلہ بھی زور پکڑ چکا تھا۔ طاق راتوں میں عبادت کا خاص اہتمام ہوتا۔ مرد حضرات مساجد میں شب بے داری کرتے تو خواتین گھر میں جائے نماز سنبھالتیں۔ اس شب بھی نصرت' ندرت اور فارینہ نماز عشا اور تراویح کی ادائیگی کے بعد شب قدر کے نوافل پڑھ رہی تھیں جب فارینہ نیند بھگانے کے لیے چائے بنانے کچن میں چلی گئی۔ ندرت اور نصرت کو بھی چائے کی طلب ہو رہی تھی۔ عبادات کے درمیان چھوٹا سا "ٹی بریک" آگیا تھا۔ جب چائے کا سپ بھرتے ہوئے فارینہ کو یونہی ایک خیال آگیا تھا۔

"ہم انسان کتنے گناہ گار ہوتے ہیں نا خالا اگر اللہ ہماری عبادتیں قبول ہی نہ کرے تو..."

"تو بیٹا جی اسی لیے تو توبہ 'استغفار کی بہت اہمیت ہے۔ انسان کو چاہیے ہر وقت اپنے گناہوں پر توبہ کا اظہار کرتا رہے توبہ قبول ہو جائے تو پھر سب عبادتیں بھی قبولیت کا درجہ پا جاتی ہیں۔" نصرت بیگم نے بہت پیار سے بھانجی کو سمجھایا تھا۔

"اللہ تعالیٰ بہت غفور الرحیم ہے خالا لیکن اللہ کے بندے کسی کا قصور یا غلطی آسانی سے معاف کیوں نہیں کرتے۔ برسوں گزر جانے کے باوجود کسی کی غلطی ان کے ذہنوں میں تازہ رہتی ہے اور وہ غلطی معاف کرنے کا سوچتے تک نہیں۔" فارینہ نے عام سے انداز میں یونہی بات برائے بات کی تھی لیکن ندرت اور نصرت دونوں یہ بات سن کر چونک گئیں۔ عام سے انداز میں کی جانے والی بات خاص پس منظر رکھتی تھی۔ دونوں کا چونکنا فطری تھا۔

"یاد ہے نا خالا شب برات پر کالونی میں شیخ صاحب کے گھر عورتوں کا درس منعقد ہوا تھا اور درس دینے والی آنٹی نے بتایا تھا کہ اس رات دل میں کسی کے خلاف کینہ' بغض یا کدورت رکھنے والے کی دعا قبول نہیں ہوتی۔ رمضان کی طاق راتیں بھی تو افضل ترین راتیں ہیں کیا ان راتوں میں بھی عبادات کی قبولیت کے لیے وہی اصول ہو گا۔" فارینہ سادہ سے انداز میں پوچھ رہی تھی لیکن یہ سوال سن کر ندرت کو جھرجھری سی آگئی تھی۔

وہ بہت عبادات گزار خاتون تھیں۔ بہت خشوع و خضوع سے نماز پڑھتیں۔ باقاعدگی سے صدقہ' خیرات کرتیں۔ رمضان المبارک میں تو عبادات کے ذوق و شوق کا عجب ہی عالم ہوتا۔ خصوصاً" آخری عشرے میں تو شب بے داری کرتے ہوئے عبادات میں مشغول رہتیں۔ لیکن یہ ان کی بیٹی نے ابھی کیا کہہ دیا

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 | f PAKSOCIETY
Scanned with CamScanner

www.paksociety.com

تھا۔ وہ ... تھا جب عام سی بات نے دل پر کاری ضرب لگائی تھی۔ وہ بابرکت رات اب صرف عبادت کی رات ہی نہ تھی بلکہ وہ محاسبے کی رات تھی۔ وہ ہمیشہ اللہ کے حضور توبہ استغفار کرتی رہتی تھیں۔ اس گمان کے ساتھ کہ اس غفور الرحیم رب کے ہاں یہ توبہ قبولیت کا درجہ پا جائے گی اور وہ خود کتنی کٹھور دل ثابت ہوئیں کہ اپنے شوہر کی سگی بہن کا قصور اتنے برسوں بعد بھی معاف نہ کرپائیں حالانکہ وہ تو متاثرہ فریق تک نہ تھیں۔

عاکفہ نے جو کچھ کیا نصرت بیگم کے ساتھ کیا۔ پھر نصرت آپا دوبارہ اپنے گھر واپس لوٹ تو آئی تھیں۔ آئندہ زندگی میں انہوں نے اس گھر پر بھی راج کیا اور شوہر کے دل پر بھی اور ندرت کی زندگی بھی بہن سے مختلف نہ تھی۔ خالد ان پر جان چھڑکتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے بیٹی جیسی رحمت سے نوازا تو اولاد نرینہ بھی عطا کی۔ عاکفہ کی زندگی تو سدا آزمائشوں سے عبارت رہی تھی۔ ندرت کو سدا اپنی ماں کے بچھڑنے کا قلق رہا اور وہ عاکفہ کو ماں کی موت کا ذمہ دار ٹھہراتی رہیں لیکن یہ بھی تو سچ تھا کہ اماں کی جان کے ساتھ سو بیماریاں چمٹی ہوئی تھیں اور موت سے کسے مفر ہے۔

عاکفہ کے ماں باپ تو اکٹھے اللہ کو پیارے ہوئے تھے۔ ندرت نے تو ہمیشہ پیار کرنے والی اور جان نچھاور کرنے والی سگی بہن کے ساتھ زندگی گزاری اور عاکفہ کا تو میکا ہی ختم ہو گیا۔ بیویوں کے تیور دیکھتے ہوئے بھائی خود ہی اکلوتی بہن سے لیے دیے انداز میں ملتے تھے۔ بیتے برسوں میں خالہ نے کبھی جہانگیر منزل میں بسنے والے کسی فرد کی زندگی میں مداخلت کی کوئی کوشش نہ کی تھی۔ انہوں نے کبھی زبان سے اظہار نہیں کیا ورنہ ان کا ہر عمل شاہد تھا کہ وہ اپنے ماضی پر نادم ہیں۔

عفرہ کی تربیت انہوں نے مثالی انداز میں کی تھی۔ عفرہ خود بہت پیاری بچی تھی۔ ایسی بچی جو کسی گھر میں جاتی تو اجالا بکھیر دیتی اور جب ندرت کو علم ہوا کہ ولید عفرہ کو چاہتا ہے تو انہوں نے بہن کو دو ٹوک انداز میں باور کروایا کہ وہ عاکفہ کی بیٹی سے ولید کا رشتہ طے کرنے کے بارے میں سوچیں تک نہیں۔ حالانکہ نصرت ولید کی خواہش جان کر کچھ متذبذب تھیں۔ وہ خود عاکفہ کی بیٹی سے رشتہ جوڑنے کے قطعاً" حق میں نہ تھیں لیکن اپنے فرمانبردار بیٹے کی چاہت سے آگاہ ہونے کے بعد وہ کسی قطعی فیصلے پر پہنچتے ہوئے ہچکچا رہی تھیں یہ ندرت ہی تھیں جنہوں نے بہن کو قطعی فیصلے پر پہنچنے میں مدد دی۔ جذباتی انداز میں نصرت بیگم کو عاکفہ کا ماضی یاد کروایا۔

ولید کے حوالے سے بھی انہیں خوب تسلی دلاسے دیے کہ جوانی میں وقتی پسندیدگی کو انسان محبت کا نام دے لیتا ہے اور ولید کے لیے وہ اتنی اچھی لڑکی ڈھونڈیں گی کہ وہ شادی کے بعد عفرہ کے بارے میں سوچے گا تک نہیں۔ کتنی بڑی زیادتی کرنے والی تھیں وہ ولید کے ساتھ۔ عفرہ، عاکفہ کے ساتھ اور شاید سب سے بڑھ کر اپنے ساتھ۔ ان کی بظاہر بے وقوف نظر آنے والی بیٹی نے آج کتنی بڑی عقل کی بات سکھا دی تھی انہیں۔

دل کو بلاوجہ کے بغض، کینہ اور کدورت سے پاک کرنے کے بعد انہوں نے خالق کائنات کی بارگاہ میں سچے دل سے توبہ کی اور اس توبہ کے بعد ان کا جی اتنا ہلکا پھلکا ہو گیا کہ انہیں خود ہی توبہ کی قبولیت کا اندازہ ہو گیا تھا۔

☼ ☼ ☼

یہ "جہانگیر منزل" میں اترنے والی خوب صورت ترین چاند رات تھی۔ سب لوگ بہت ارمانوں سے خریدی گئی عاکفہ اور عفرہ کی عیدی لے کر عاکفہ کے ہاں جا رہے تھے۔ فارینہ کی خوشی کا تو کوئی ٹھکانہ ہی نہ تھا۔ ماں اور خالہ کے ساتھ مل کر اس نے عفرہ کے لیے عید کا نہایت خوب صورت جوڑا ڈیزائن کیا تھا۔ انہوں نے آج عفرہ کو عیدی دینی تھی اور اس کا رشتہ لینا تھا۔

"ہو سکتا ہے سبحان پھوپھا انکار ہی کردیں۔" کبھی کبھی فارینہ کو خدشہ ستاتا تھا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 | f PAKSOCIETY
Scanned with CamScanner

www.paksociety.com

جب تم نے امی اور خالا... کو راضی کر لیا ہے تو سبحان پھوپھا کس کھیت کی گاجر مولی ہیں۔ ایک چھوٹا سا وعظ ان کے سامنے بھی کر دینا۔ تم تو سب کچھ کر سکتی ہو یار۔" غازی آج کل اس کی صلاحیتوں سے خاصا امپریس ہو رہا تھا۔ فارینہ اترا کر مسکرا دیتی۔

پورے گھر میں ولید ایسا فرد تھا جس کو گھر میں ہونے والی تازہ ترین پیش رفت کی بھنک بھی نہ پڑی تھی، بلکہ فارینہ کی خواہش پر اسے یہ بھنک پڑنے ہی نہ دی گئی تھی۔ وہ ولید بھائی کو سرپرائز دینا چاہتی تھی اور غازی سمیت سب نے اس کی خواہش کا احترام کیا تھا۔

آج بھی ولید آخری افطاری پر اپنے بیسٹ فرینڈ جنید کے ہاں انوائیٹڈ تھا۔ پیچھے سے سب لوگ عاکفہ کے ہاں جا پہنچے تھے۔ سب کو یوں اکٹھا اپنے گھر آتا دیکھ کر عاکفہ کو اپنی بصارتوں پہ اعتبار ہی نہ آیا۔ سبحان پھوپھا بھی گھر پر ہی تھے۔ اپنی حیرت کو چھپاتے ہوئے بہت تپاک سے انہوں نے سب کو خوش آمدید کہا۔ عاکفہ کے بھائیوں کی مضبوط مالی حیثیت کی وجہ سے وہ ہمیشہ ہی ان سے بہت مرعوب اور متاثر رہتے تھے لیکن انہیں یہ بھی اندازہ تھا کہ بھائیوں، بھاوجوں کی نگاہ میں عاکفہ کی زیادہ وقعت نہیں ہے اس لیے انہیں بیوی سے ہر قسم کا رویہ روا رکھنے کی کھلی چھوٹ ملی ہوئی تھی۔ لیکن آج عاکفہ کے بھائی، بھاوج جس محبت اور اپنائیت کا مظاہرہ کرتے ہوئے بہن اور بھانجی سے مل رہے تھے سبحان صاحب کی حیرت فطری تھی اور پھر نصرت بیگم نے بہت لجاجت سے ولید کے لیے عفرہ کا رشتہ مانگ کر عاکفہ اور سبحان کو گنگ ہی کر دیا۔

"بہت آس لے کر آپ کے پاس آئے ہیں سبحان بھائی۔ مایوس مت کیجیے گا۔" اس بار سبحان صاحب کو مخاطب کرنے والی ندرت تھیں۔

"کیسی باتیں کر رہی ہیں آپ ندرت بھابھی۔ یہ تو ہماری خوش نصیبی ہے کہ میری بیٹی کے لیے آپ لوگ ولید جیسے قابل بچے کا رشتہ پیش کر رہے ہیں۔ عفرہ میری اکلوتی بیٹی ہے۔ اللہ نے اسے بھائی جیسے رشتے سے بھی نہیں نوازا۔ میں خود ہائپر ٹینشن کا مریض۔ عاکفہ کی صحت کا بھی آپ کو بخوبی اندازہ ہے۔ سچ بتاؤں تو یہ سوچ کر میری راتوں کی نیند اڑ جاتی تھی کہ اگر مجھے کچھ ہو جاتا ہے تو میرے بعد عاکفہ اور عفرہ کا کیا بنے گا۔ ان ہی سوچوں کے زیر اثر میں تو اپنے بھائی کے بیٹے سے عفرہ کا رشتہ طے کرنے والا تھا حالانکہ میرا بھتیجا کسی طور عفرہ کے قابل نہ تھا لیکن بیٹیوں کے باپ بعض اوقات بہت مجبوری کے عالم میں ایسے فیصلے کر ڈالتے ہیں بہرحال خدا کا شکر ہے کہ ابھی میں نے انہیں زبان نہیں دی تھی۔ عفرہ آج سے آپ کی بیٹی ہے اور میں اس عنایت پر ہمیشہ آپ لوگوں کا ممنون احسان رہوں گا۔" شدت جذبات سے سبحان صاحب کی آواز کپکپا کر رہ گئی تھی۔

"بے چارے سبحان پھوپھا۔ ان کے متعلق میں ہمیشہ کتنا غلط گمان کرتی تھی۔" فارینہ سبحان صاحب کی شکل دیکھ کر سوچ رہی تھی اور نصرت بیگم نے سبحان صاحب کا اقرار سن کر عفرہ کو بے ساختہ اپنے ساتھ لپٹا لیا تھا۔

"احسان مند تو ہم آپ کے ہیں سبحان بھائی اتنی سلجھی ہوئی اور پیاری بچی کو آپ نے ہماری جھولی میں ڈال دیا۔ ہم لاکھ جوتیاں چٹخاتے ولید کے لیے عفرہ جیسی بچی کبھی نہ ڈھونڈ پاتے۔" نصرت بیگم نے عفرہ کو پیار کرتے ہوئے کہا۔ عاکفہ بے ساختہ رونے لگی تھیں۔ ان سے یہ خوشی برداشت نہ ہو پا رہی تھی۔ ندرت نے پیار سے نند کو اپنے ساتھ لپٹا لیا۔

"ولید بھائی کو تو فون کر کے بلالو غازی۔" فارینہ نے غازی کے کان میں سرگوشی کی اور جس وقت ولید عاکفہ کے ہاں پہنچا، نصرت بیگم عفرہ کو انگوٹھی پہنا چکی تھی اور شرمائی لجائی عفرہ دونوں ممانیوں کے درمیان بیٹھی تھی۔

"آپ سب لوگ یہاں کیسے...؟ آنے کا کوئی پروگرام تو نہ تھا۔" ولید حیران ہو کر پوچھ رہا تھا۔

"ہم سب عفرہ آپی کی منگنی میں آئے ہیں۔ ولید بھائی۔" غازی نے سنجیدگی سے بھائی کو آگاہ کیا لیکن اس ادھوری خبر سے ولید کے چہرے پر جیسا تاریک

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 | f PAKSOCIETY
Scanned with CamScanner

www.paksociety.com

سایہ لہرایا۔ فارینہ سے مزید ضبط نہ ہو سکا۔

"مبارک ہو ولید بھائی' عفرہ آپی سے آپ کی باقاعدہ منگنی ہو گئی ہے۔" وہ مسکرا کر بولی۔ ولید نے حیرت سے آنکھیں پھاڑ کر ماں اور خالا کو دیکھا۔ انہوں نے مسکراتے ہوئے اثبات میں گردن ہلا کر خبر کی تائید کر دی۔

"ڈیئر امی اور پیاری خالا.... عفرہ بھابھی کو انگوٹھی تو آپ لوگ پہنا ہی چکے ہیں۔ پلیز اب ولید بھائی کو بھی ان کے ساتھ بیٹھنے کا موقع عنایت کر دیں۔ میں دو چار تصویریں ہی بنا لوں؟" چونکہ مرد حضرات باہر صحن میں محفل جما کر بیٹھ چکے تھے اس لیے غازی نے شوخی سے ماں اور خالا سے جگہ چھوڑنے کی درخواست کی تھی۔ دونوں ہنستے ہوئے اٹھ گئی تھیں۔ بے یقین سا ولید عفرہ کے برابر جا بیٹھا۔

"خواب نہیں ہے میرے چاند' حقیقت ہے یہ۔" ندرت نے ولید کی بے یقینی دیکھ کر پیار سے اسے مخاطب کیا۔ ولید نے بھی کیا' کیوں اور کیسے کی بحث میں پڑنا غیر ضروری خیال کیا۔ وہ طمانیت سے مسکرا دیا۔ پھر ذرا سا رخ ترچھا کر کے عفرہ کو دیکھا۔ اس کے چہرے پر بھی بہت پیاری شرمیلی سی مسکراہٹ پھیلی ہوئی تھی۔ غازی نے اپنے سیل فون پر اس یادگار لمحے کو فوراً "مقید کر لیا تھا۔

☼ ☼ ☼

بیگم زمان اپنی خوب صورت ترین بھانجی کے ساتھ۔ "جہانگیر منزل" کی خواتین سے عید ملنے آئی تھیں۔ مہمانوں کی بھرپور خاطر مدارات تو کی گئی لیکن آج بھانجی صاحبہ کو عام مہمانوں کی طرح ہی ٹریٹ کیا گیا تھا۔

"کتنی پیاری ہے درثمن۔ سچ خالہ میں تو کہتی ہوں آپ درثمن کے لیے غازی کا رشتہ لے جائیں۔ یہ لڑکی ہاتھ سے نکل گئی تو تم اتنی اچھی لڑکی پھر کہاں سے ڈھونڈیں گے۔" فارینہ نے مہمانوں کے رخصت ہونے کے بعد نصرت کو مفت مشورے سے نوازا تھا۔

غازی بھی اتفاق سے وہیں موجود تھا۔ آج اس سے واقعی ضبط نہ ہو سکا۔

"امی' پیاری امی' پلیز ایک انگوٹھی میری اس غیر اعلانیہ منگیتر کی انگلی میں بھی ڈال دیں تاکہ اس احمق لڑکی کو اندازہ ہو کہ یہ اپنے منگیتر کے بارے میں کیا کیا اظہار خیال کرتی ہے۔ ہر چوتھے دن تو یہ میرے لیے کوئی رشتہ پیش کر رہی ہوتی ہے۔" غازی بے بسی سے بولا تھا۔ نصرت نے بہت مشکل سے مسکراہٹ ضبط کی اور فارینہ پہلے تو حیران پریشان ہو کر غازی کی شکل دیکھتی رہی پھر خالہ کے پاس آئی تھی۔

"کیا غازی سچ کہہ رہا ہے خالا" وہ بے یقینی سے استفسار کر رہی تھی۔

"شرم تو اس لڑکی کو چھو کر نہیں گزری۔" غازی بھناتا ہوا کمرے سے ہی چلا گیا۔ اس انکشاف کے بعد وہ فارینہ کے چہرے پر جن رنگوں کو دیکھنے کا متمنی تھا' وہ رنگ نظر نہ آئے تو اس کا جھلا جانا فطری تھا' البتہ ندرت نے بہت پیار سے بھانجی کی پیشانی چوم لی تھی۔

"اب غازی سے چونچیں لڑانا بند کر دو چندا' ورنہ شادی کے بعد اسے ادب سے مخاطب کرنا' تمہیں بہت مشکل لگے گا۔" اب نصرت اسے چھیڑ رہی تھیں اور اس بار وہ واقعی شرما کر رہ گئی۔

☼ ☼ ☼

"عید کا سارا دن گزر گیا اور تم نے مجھے عیدی تک نہیں دی غازی۔" شام کو اس کا غازی سے سامنا ہوا تو وہ شکوہ کیے بنا نہ رہ پائی۔

"بولو کیا چاہیے۔" کوئی الٹا سیدھا جواب دینے کے بجائے غازی نے مسکراتے ہوئے دریافت کیا۔ وہ اس مسکراہٹ اور ایسے جواب کے لیے تیار نہ تھی۔ اس لیے فوری طور پر کوئی جواب نہ سوجھا۔ عیدی تو وہ ہر عید پر غازی سے مانگتی ہی تھی اور وہ بحث تکرار کے بعد عیدی سے نوازتا تھا لیکن آج کتنے آرام سے مسکراتے ہوئے اس نے والٹ جیب میں سے نکال لیا تھا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
Scanned with CamScanner

www.paksociety.com

"بس رہنے دو میں تو ویسے ہی تمہیں آزما رہی تھی۔" فارینہ نے اسے منع کرنا چاہا۔

"محبت کرنے والوں کو آزماتے نہیں ہیں ڈیر۔" وہ تو آج بالکل بدلا ہوا غازی لگ رہا تھا۔

"دیکھو غازی۔۔۔ غیر اعلانیہ منگیتر ہی بن کر رہو تو ٹھیک ہے۔ یہ محبت وحبت کی کوئی بات کی نا تو میں خالا کو بتا دوں گی" آخر کار غازی نے فارینہ کی بوکھلاہٹ دیکھ ہی لی۔ لیکن اس بوکھلاہٹ میں بھی کس دھمکی سے نوازا تھا اس نے 'غازی کو لطف ہی آگیا۔

"اچھا سچ سچ بتاؤ۔ اس خبر کے بعد کیا محسوس کر رہی ہو تم۔ دل کی فیلنگز کچھ بدلی بدلی لگ رہی ہیں نا۔" وہ بہت پرشوق لہجے میں استفسار کر رہا تھا۔

"پلیز غازی اب زیادہ اسمارٹ بننے کی ضرورت نہیں۔ تمہارا کیا خیال ہے' میرے لیے یہ خبر کوئی شاکنگ نیوز ہے۔ اتنی بدھو نہیں ہوں میں۔ مجھے پہلے سے ہی اس بات کا اندازہ تھا۔" اس نے غازی کی غلط فہمی دور کرنا ضروری سمجھا۔

"واقعی سچ کہہ رہی ہو۔" غازی حیران ہوا۔

"ہاں تو تم کیا سمجھتے ہو تمہاری اوٹ پٹانگی باتیں میرے سر پر سے گزر جاتی تھیں۔ جی نہیں مجھے سب سمجھ آتا تھا لیکن غصہ بھی آتا تھا۔ نہ تو تم نے کبھی کھل کر اس بارے میں بات کی نہ امی اور خالا نے کبھی کچھ بتایا۔ اسی لیے تو میں تمہارے رشتے پیش کرتی تھی کہ کسی بہانے تو سہی 'کوئی تو منہ سے پھوٹے کہ میرا تمہارا رشتہ بالکل طے ہے۔" فارینہ نے کتنا بڑا انکشاف کیا تھا۔ غازی حیرت کے سمندر میں غوطہ زن تھا۔

"تو تم واقعی یہ چاہتی تھیں کہ میرے تمہارے رشتے کی تصدیق ہو جائے۔" غازی نے حیرت کو ایک طرف رکھتے ہوئے خوش ہونا ضروری سمجھا۔

"اور نہیں تو کیا جب بات پکی ہے تو مجھے بھی تو پتا ہونا چاہیے تھا نا۔ اب میں بھی کالج میں اپنی دوستوں کے سامنے خوب شو ماروں گی۔ میرے گروپ میں میرے علاوہ سب کی منگنیاں ہو چکی ہیں۔ مجھے اپنا

آپ اتنا بے چارہ سا لگتا تھا۔" وہ کس معصومیت سے اظہار خیال فرما رہی تھی۔

"تو تم صرف اس لیے اپنے میرے رشتے کی تصدیق چاہتی تھیں کہ کالج میں اپنی سہیلیوں کے سامنے شو مار سکو۔" دکھ اور صدمے سے غازی کا برا حال تھا۔

فارینہ نے مزے سے اثبات میں گردن ہلا دی۔

"اچھا اب یہ ہی بات تم میری آنکھوں میں دیکھ کر کہو کہ تم صرف اسی لیے اس خبر کی تصدیق چاہ رہی تھیں" کچھ لمحوں کے توقف کے بعد غازی نے اسے مخاطب کیا۔ فارینہ نے نگاہیں اٹھا کر اسے دیکھا۔ مگر غازی کی پرشوق جذبے لٹاتی آنکھوں کا سامنا کرنا اب اس کے بس کی بات نہیں تھی۔

"دیکھو غازی کالج میں شو تو میں بعد میں ماروں گی اگر تم نے لفنگوں کے اسٹائل میں مجھے گھورنا بند نہ کیا تو میں تمہارے سر پر کوئی چیز اٹھا کر دے ماروں گی۔" فارینہ نے اپنا اعتماد بحال کرنے کی کوشش کرتے ہوئے غازی کو دھمکایا۔ دھمکی سن کر غازی ہنسا اور ہنستا ہی چلا گیا۔ کچھ لمحوں بعد فارینہ کی ہنسی بھی اس کی ہنسی میں شامل ہو گئی تھی۔

غازی کو یقین تھا کہ اس سادہ سی لڑکی کی سنگت میں زندگی بہت مزے کی گزرنی تھی اور کچھ ایسا ہی یقین غازی کے بارے میں فارینہ کو بھی تھا۔

☆

خواتین کا گھریلو انسائیکلوپیڈیا
کا نیا ایڈیشن قیمت -/750 روپے
کے ساتھ کھانا پکانے کی کتاب
کھانا خزانہ
قیمت -/225 روپے بالکل مفت حاصل کریں۔
آج ہی -/800 روپے کا منی آرڈر ارسال فرمائیں۔

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
www.novelsjahan.com
Scanned with CamScanner